﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 17 — جمعۃ المبارک 17/دسمبر 2010ء — 11/محرم 1432 ہجری قمری ❁ 17/فتح 1389 ہجری شمسی — شمارہ 51

نماز دین کا ستون ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”نماز دین کا ستون ہے“۔

(شعب الایمان باب فی الصلوٰۃ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔اوّل تکمیل ہدایت۔دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپؐ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی۔یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اِس وقت ہو رہی ہے۔پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے۔

حضرت مسیحؑ اخلاقی تعلیم پر زور دیتے تھے اور موسوی جہادوں کی اصلاح کرنے آئے تھے۔انہوں نے کوئی تلوار نہیں اٹھائی۔مسیح موعود کے لئے بھی یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔

”تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔اوّل تکمیل ہدایت۔دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپؐ کی آمد اوّل سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو آخَرِيْنَ مِنْهُمْ (الجمعۃ:4) والی آیت آپؐ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اِس وقت ہو رہی ہے۔پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا،ڈاکخانوں،تاربرقیوں،ریلوں،جہازوں کا اجرا اور اخبارات کی اشاعت۔ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ترقیاں ہیں کیونکہ آپؐ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیل اشاعت ہدایت پورا ہو رہا ہے۔اور یہ اسی کے موافق ہے جیسے مسیح نے کہا تھا کہ میں توریت کو پورا کرنے آیا ہوں۔اور میں کہتا ہوں کہ میرا ایک کام یہ بھی ہے تکمیل اشاعت ہدایت کروں۔غرض یہ عیسوی مماثلت بھی ہے۔

علاوہ بریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو آفتیں پیدا ہوگئی تھیں اسی قسم کی یہاں بھی موجود ہیں۔اندرونی طور پر یہودیوں کی حالت بہت بگڑ گئی تھی۔اور تاریخ سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ توریت کے احکام انہوں نے چھوڑ دیئے تھے اور اس کی بجائے طالمود اور بزرگوں کی روایتوں پر زیادہ زور دیتے تھے۔اس وقت مسلمانوں میں بھی ایسی ہی حالت پیدا ہوگئی ہے۔کتاب اللہ کو چھوڑ دیا گیا ہے اور اس کی بجائے روایتوں اور قصوں پر زور مارا جاتا ہے۔اس کے علاوہ سلطنت کے لحاظ سے بھی ایک مماثلت ہے۔اُس وقت رومی گورنمنٹ تھی اور اس وقت برٹش گورنمنٹ ہے جس کے عدل وانصاف کا عام شہرہ ہے۔اور یہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ بھی چودھویں صدی میں آئے تھے اور اس وقت بھی چودھویں صدی ہے۔

ان سب کے علاوہ ایک اور سِرّ بھی ہے جو مماثلت کو مکمل کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ اخلاقی تعلیم پر زور دیتے تھے اور موسوی جہادوں کی اصلاح کرنے آئے تھے۔انہوں نے کوئی تلوار نہیں اٹھائی۔مسیح موعود کے لئے بھی یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔یہ اعتراض مسیح موعود کے وقت میں بالکل اٹھا دیا جائے گا کیونکہ وہ اسلام کے زندہ برکات اور فیوض سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کرے گا اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جیسے آج اس ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات اور ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے۔ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور مؤثر پایا گیا ہے۔کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے۔یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ يَضَعُ الْحَرْبَ وہ لڑائیوں کو اٹھا دے گا۔

اب ان ساری شہادتوں کو جمع کرو اور بتاؤ کہ کیا اس وقت ضرورت نہیں کہ کوئی آسمانی مرد نازل ہو؟ جب یہ مان لیا گیا کہ صدی پر مجدد آنا ضروری ہے تو اس صدی پر مجدد تو ضرور ہوگا۔پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت موسیٰ علیہ السلام سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدد مسیح ہو کیونکہ (مسیح) چودھویں صدی پر موسیٰ کے بعد آیا تھا اور آج کل چودھویں صدی ہے۔چودہ کے عدد کو بڑی مناسبت ہے۔چودھویں کا چاند مکمل ہوتا ہے۔اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ(آل عمران:124) میں اشارہ کیا ہے۔یعنی ایک بدر تو وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفوں پر فتح پائی۔اس وقت بھی آپؐ کی جماعت قلیل تھی اور ایک بدر یہ ہے۔بدر میں چودھویں صدی کی طرف اشارہ ہے۔اِس وقت بھی اسلام کی حالت اَذِلَّةٌ کی ہو رہی ہے سو ان سارے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔

احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آنے والے موعود کے وقت دنیا ظلم اور زُور سے بھری ہوئی ہوگی۔ظلم اور زُور سے یہ مراد نہیں کہ اس وقت حکومت ظالم ہوگی۔جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔آنے والے مسیح کے وقت میں ضروری ہے کہ سلطنت عادل ہو اور امن ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم کو ایسی عادل اور امن دوست گورنمنٹ اس نے عطا کی ہے جس کی نظیر آج دنیا کی کسی سلطنت میں نہیں ملتی ہے۔جیسے مسیح کے زمانہ میں رومی گورنمنٹ جو اپنے عدل وانصاف کے لئے مشہور تھی مگر ہماری گورنمنٹ،رومی گورنمنٹ سے بدرجہا بہتر ہے اور بڑھ چڑھ کر عادل ہے یہاں تک کہ اس مقدمہ میں جو پادری ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے مجھ پر ہوا تھا کپتان ڈگلس نے جو ان دنوں گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر تھا باوجودیکہ بعض کوتاہ اندیشوں کا یہ خیال تھا.......... کہ ایک معزز پادری کی طرف سے مقدمہ ہے۔لیکن اس انصاف پسند حاکم نے اصلیت کو نکال لیا اور معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ بعض ادنیٰ درجہ کے آدمیوں کی چالاکی کا نتیجہ تھا۔کپتان ڈگلس جو آج کل دہلی میں ڈپٹی کمشنر ہیں ہمیشہ تک اس عدیم المثال انصاف کے باعث مشہور رہیں گے اور یہ تو گورنمنٹ کے ایک عہدہ دار کی مثال ہے اور ایسی ہزاروں لاکھوں مثالیں ہیں۔غرض احادیث میں آیا ہے کہ جب وہ موعود آئے گا تو دنیا ظلم اور زُور سے بھری ہوئی ہوگی اس کا مطلب یہی ہے کہ اس وقت دنیا میں شرک اور زُور کا بہت زور ہوگا چنانچہ اس وقت دیکھ لو کیسی بت پرستی،صلیب پرستی،مردہ پرستی اور قسم قسم کی پرستش ہو رہی ہے اور حقیقی اور سچے خدا کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 361 تا364 جدید ایڈیشن)

کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

جماعت احمدیہ کی حقانیت، خلافت احمدیہ کی برکات، اسلام احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائیدونصرت، اوررؤیاء وکشوف کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کی طرف ہدایت کے نہایت دلچسپ اور غیر معمولی عظمت کے حامل ایمان افروز واقعات

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔ لندن)

(پانچویں قسط)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کے فرشتے سعید فطرت لوگوں کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی محبت ڈال رہے ہیں ۔ اور الٰہی نصرت وتائید اور قبولیت کے حیرت انگیز نشانات ظاہر ہورہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں بعض واقعات جو خاص طور پر عربوں سے تعلق رکھتے ہیں احباب کے ازدیاد ایمان کے لئے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

حضور! مجھے آپ سے محبت ہے

۞......مکرم علی احمد صاحب نے مصر سے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں اپنے خط میں لکھا:

حضور! آپ ہی میرے آقا اور میرے باپ اور میرے بھائی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے سرتاج ہیں۔ میرے دل میں آپ کے لئے محبت کے ایسے جذبات ہیں جن کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ صرف یہی عرض ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ مجھے آپ سے محبت ہے۔

مجھے آپ سے محبت کیوں نہ ہو جبکہ آپ میرے آقا احمد علیہ السلام کے خلیفہ ہیں ۔ مجھے آپ سے اتنی محبت کیوں نہ ہو جبکہ مجھے معلوم ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے۔ مجھے آپ سے اس قدر محبت کیوں نہ ہو جبکہ آپ ہم عربوں سے اس قدر محبت فرماتے اور اس قدر ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے اس قدر محبت کیوں نہ ہو جبکہ مجھے اچھی طرح اندازہ ہے کہ ایم ٹی اے العربیہ کی نشریات نائل 7 پر بحال کرنے کے لئے آپ نے کس قدر مال اور وقت خرچ کیا ہے۔

حضور! اس بات کی عربوں کے لئے کتنی اہمیت ہے اسے سوائے آپ جیسی مؤید من اللہ شخصیت کے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔...... چنانچہ یہ نشریات نائل 7 پر بحال ہونے کے ایک دن بعد ہی میرے ساتھ دفتر میں کام کرنے والے ایک دوست آئے اور کہنے لگے کہ مَیں نے کل آپ کا چینل دیکھا ہے اور مَیں نے جو آپ کے بارہ میں بدظنی کی اس کی معذرت چاہتا ہوں۔ آپ تو مسلمان ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

ہم مصر کے ہر گھر میں داخل ہوں گے

۞......مکرم محمد محمد عرفہ صاحب (مصر) بیان کرتے ہیں کہ ایم ٹی اے کی نشریات نائل 7 پر بحال ہونے سے 48 گھنٹے قبل مَیں نے خواب میں دیکھا کہ قاہرہ کے ائرپورٹ پر بعض مقامات دوسری جگہوں سے روشن ہیں ۔ مَیں نے روشنی کے منبع کے بارہ میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ ایک بہت بڑے مہمان کے لئے یہ تزئین ہوئی ہے جو آج ہی تشریف لایا ہے۔ مَیں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دور مجھے حضور انور ایدہ اللہ نظر آئے۔ آپ کے اردگرد بہت سے افسران ہیں۔ مَیں دُور سے آپ کو ہاتھ کے اشارہ سے سلام عرض کرتا ہوں جس پر آپ نے حکم دیا کہ مجھے اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ مَیں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک مصری گھرانہ کے کمرہ میں تشریف فرما ہیں۔ جب مَیں بیٹھ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے گاؤں کے کسی گھر میں ہیں۔ جب مَیں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم مصر کے ہر گھر میں داخل ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے 48 گھنٹوں کے بعد مکرم خالد عزت صاحب نے فون کرکے بتایا کہ ایم ٹی اے کی نشریات اب نائل 7 پر آنا شروع ہوگئی ہیں۔

حقیقی علم امام الزمان اور اس کے خلیفہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے

۞......اٹلی میں بھی عربوں میں خدا کے فضل سے عربی پروگرام ''الحوار المباشر'' کے ذریعہ احمدیت کی طرف غیر معمولی رجحان پیدا ہو چکا ہے اور کئی عرب بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگئے ہیں جو کہ اٹلی کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سارے کے سارے ماشاء اللہ پُرجوش داعیین الی اللہ ہیں۔ ان کے اندر غیر معمولی جوش وجذبہ پایا جاتا ہے ۔ ایک دوست جو کہ الازھر یونیورسٹی مصر سے پڑھے ہوئے ہیں کہنے لگے کہ جو علم ہم نے یونیورسٹی سے سیکھا تھا وہ حقیقی علم نہ تھا۔ حقیقی علم تو ہمیں امام الزمان اور اس کے خلیفہ کے ذریعہ حاصل ہورہا ہے۔ جب یہ دوست بات کرتے ہیں تو بے قابو ہوکر بے اختیار رونا شروع کردیتے ہیں کہ ہم نے اتنا عرصہ بے خبری میں کیوں گزرا۔

خلیفۂ وقت کے چہرے پر ایک نظر ڈال لینا میرے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے

۞......مکرم ہانی محمد الزہیری صاحب مصر سے لکھتے ہیں:

ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ جماعت کا تعارف ہوا۔ جماعت سے تعارف سے قبل امت مسلمہ کی ترقی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی بلکہ خونی مہدی کا انتظار کیا کرتا تھا جو آکر جنگ وجدال کا بازار گرم کرے گا۔ جب جماعت سے تعارف ہوا تو اپنے آپ کو خلافت کی جھولی میں ڈال دیا اور وہ کچھ پایا جس کی مجھے تلاش تھی۔ خلافت کے بارہ میں میرا نقطہ نظر یکسر بدل گیا۔ قبل ازیں میرا خیال تھا کہ خلافت ایک سیاسی نظام ہے جس کی چھتری تلے سب مسلمانوں کو مختلف فرقوں اور عقائد سے قطع نظر ہوکر جمع ہونا چاہئے۔ نیز یہ کہ خلافت انسان کی اپنی خواہش وکوشش سے قائم ہوسکتی ہے۔ اب سمجھ میں آئی کہ خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ اگر لوگوں کی کوششوں سے خلافت قائم ہو سکتی تو ہر فرقہ اپنی اپنی خلافت بنالیتا۔ اسی طرح خلیفہ کے مقام کے بارہ میں بھی سمجھ آیا کہ خلیفہ تو نبی کی عکسی تصویر ہوا کرتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر رحم آتا ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں پہچانا اور بیعت نہیں کی کیونکہ وہ خلافت سے دُوری کی وجہ سے وہ کچھ محسوس نہیں کرسکتے جو ایک احمدی مسلمان کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر روز خلیفۃ المسیح کے چہرہ پر ایک نظر ڈال لینا میرے ازدیاد ایمان کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بس اپنے جذبات کا اظہار ایک شعر کے ذریعہ ہی کرسکتا ہوں۔ شاعر کہتا ہے۔

اے اللہ تُو نے مجھ پر اتنی نعمتیں کی ہیں کہ ان میں سے سب سے چھوٹی نعمت کا شکر کرنا بھی میرے بس میں نہیں۔

اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوسکتی ہے کہ انسان کو امام وقت کی معرفت نصیب ہوجائے۔ خلافت کی برکت سے مَیں قرآن کو اپنی تمام خوبصورت تعلیمات کے ساتھ زمین میں چلتا پھرتا دیکھتا ہوں ۔ قرآن اب محض تاریخ کی کتاب نہیں رہ گئی جس سے صرف گزشتہ اقوام کے قصے پڑھے جاسکتے ہیں بلکہ مَیں اس کی پیشگوئیوں کو اپنے سامنے پوری ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ مَیں بہت خوش ہوں بلکہ مجھے فخر ہے کہ مجھے اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت کے بغیر اسلام کی ترقی کا کوئی راستہ نہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پُرجذب تصویر

۞......مکرم امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں کہ فرانس کے ایک شہر Gien میں الجزائر کی ایک فیملی نے MTA دیکھ کر ہم سے رابطہ کیا اور ہمیں اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ یہ شہر پیرس سے قریباً دوسو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل انہوں نے ڈش اینٹینا لگایا ہے اور چونکہ دوسرے چینلز کوئی اچھی بات نہیں پیش کرتے اور بعض اوقات میری اپنی بیوی سے بحث بھی ہو جاتی تھی ۔ ایک دن اسی طرح چینلز چیک کررہا تھا کہ اچانک ہمیں MTA نظر آیا اور اس وقت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر آرہی تھی۔ ٹی وی پر یہ تصویر دیکھ کر میرے دل پر بہت اثر ہوا اور شدید بے چینی پیدا ہوئی کہ تصویر میں کوئی بات ضرور ہے۔ اسی طرح عربی زبان میں دوسرے پروگرامز ایم ٹی اے پر دیکھنے شروع کئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام باتیں صاف ہوگئیں اور اب یہ حالت ہے کہ جب MTA پر حضور انور کا خطبہ یا الحوار المباشر پروگرام چل رہا ہوتا ہے تو مَیں اپنی بیوی بچوں سے کہتا ہوں کہ شور نہیں کرنا یا باہر چلے جاؤ۔ ان کی ایک تین سالہ بچی ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہتی ہے کہ یہ تصویر مسیح موعودؑ کی ہے۔ بفضل خدا ساری فیملی نے بیعت کرلی ہے۔

۞......مکرم امیر صاحب فرانس اپنی رپورٹ جولائی 2004ء میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA کے ذریعہ تبلیغ کے بہت سے مواقع خدا تعالیٰ خودبخود پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ تیونس کی ایک خاتون نے کچھ عرصہ پہلے اپنے گھر میں ڈش انٹینا لگوایا۔ عرب ممالک کے چینل دیکھتے دیکھتے ایک دن ایم ٹی اے کا پروگرام ''لقاء مع العرب'' دیکھا۔ دلچسپی اتنی بڑھی کہ دوسرے پروگرامز جن کی انہیں سمجھ نہیں آتی تھی وہ بھی انہوں نے دیکھنے شروع کردیئے۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے اُردو نظموں کی سمجھ تو نہیں آتی لیکن دل کو بہت بھاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کافی فاصلہ طے کرکے کئی دفعہ مشن ہاؤس آئیں اور اس مہینہ میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئی ہیں۔

اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا

۞......مکرم عرقوب صاحب الجزائر سے اپنے خط محررہ جنوری 2008ء میں لکھتے ہیں:

خواب میں دیکھا کہ صلاح الدین ایوبی عیسائیوں سے مقابلہ میں ایک جماعت کی قیادت کررہے ہیں۔ پھر اچانک آسمان پھٹ گیا اور مَیں نے آواز سنی کہ اپنا موبائل کھولو اس پر ایک نمبر آئے گا اور اس سال اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے گا اور تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ مَیں نے موبائل کھولا تو وہاں 2150 کا ہندسہ لکھا تھا ۔ اس سے مَیں سمجھا کہ یہ بات 2150ء میں پوری ہوگی۔ اسی لمحہ میری آنکھ کھل گئی اور مَیں نے گھڑی دیکھی تو اس پر 21:50 بجے تھے۔ یعنی شام کے نوبج کر پچاس منٹ ہوئے تھے۔

سات ماہ قبل جب سے بیعت کی ہے روزے رکھ رہا ہوں ۔ ایک خواب میں آنحضرت ﷺ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور آپ کے مخالف مُلّاؤں سے بڑے غضبناک اور سخت لہجے میں مخاطب ہوکر یہ فرماتے دیکھا کہ ''یہ رسول ہے اور میرے بعد آنے والا نبی ہے''۔

۞......مکرم صفاغانم السامرائی صاحب کردستان عراق سے لکھتے ہیں کہ مئی 2007ء میں جبکہ رات کے وقت مَیں مختلف چینل تلاش کررہا تھا کہ مَیں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا 10888۔ مَیں بہت گھبرا گیا۔ لیکن مَیں نے یہ فریکوئنسی ریسور میں Feed کی اور Search کی تو اچانک میرے سامنے نئے چینلز کی ایک لسٹ آگئی جن میں سے ایک MTA تھا۔ اس چینل پر سب سے پہلے جس شخصیت کو دیکھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تھے جو لقاء مع العرب پروگرام کررہے تھے۔ مَیں تو ایک لمبے عرصہ سے امام مہدی کو تلاش کررہا تھا اور اپنے شیعہ دوستوں کے ساتھ اس سلسلہ میں بحث بھی کرتا تھا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو (ٹی وی کے ذریعہ) میرے گھر بھیج دیا۔

ایک پروگرام 'کلام الامام' میں مَیں نے سیدنا احمد علیہ السلام کا یہ کلام سنا کہ میرے بارہ میں خدا سے دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دو رکعت نماز ادا کرو اور خدا سے کہو، اے اللہ! اگر مرزا غلام احمد امام مہدی ہے اور سچا ہے تو مجھے اس کی صداقت کا کوئی نشان دکھا تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان دکھادے گا۔ چنانچہ مَیں نے خلوص نیت سے دعا کی تو مجھے مکمل انشراح صدر ہوگیا اور ایک ہفتہ بعد ہی میرے لئے وہ نشان بھی ظاہر ہوگیا جو کہ درحقیقت بہت عظیم نشان تھا۔ میری دوسری شادی 2001ء میں ہوئی تھی لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ لیکن اس دعا کے ایک ہفتہ بعد مجھے میری بیوی نے بتایا کہ اس کو اس دفعہ پیریڈ نہیں آئے۔ ڈاکٹر سے چیک کروایا تو پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے۔ یہ نشان میرے لئے بہت عظیم الشان تھا۔ چنانچہ مَیں نے فوراً امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرلی۔

غیروں کی شہادات

آپ اسلام کے دفاع میں صف اوّل میں کھڑے ہیں

۞......مکرم سعد الفضلی صاحب آف کویت نے الحوار المباشر میں بذریعہ فون کہا کہ مَیں غیر احمدی ہوں لیکن مَیں کہتا ہوں کہ آپ اسلام کے دفاع میں صف اوّل میں کھڑے ہیں اور باوجود غیر احمدی ہونے کے مَیں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دفاع میں ہمیں آپ کی سپورٹ میں کھڑے ہونا چاہئے۔

۞......مصر کی ایک ادیبہ مکرمہ شحاتہ عطیہ صاحبہ نے لکھا کہ مجھے اس بات کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ اگر کوئی واقعۃً اخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کررہا ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دیگر مسلمان، بشمول علماء کے اسلام کے حقیقی پیغام سے غفلت اور اللہ کے دین کی خدمت میں سستی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ اس دجّال سے بھی غافل ہیں جس نے زمین میں فساد پھیلایا ہوا ہے۔

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

۞......مکرم محبّ اللہ صاحب مبلغ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ مجھے ایک علاقہ کے ایک مشہور شیعہ عالم کی طرف سے پیغام ملا کہ مَیں آکر ان سے ملوں ۔ اس سے قبل ہماری کوئی

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر123

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر (1)

جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے تیارکردہ پروگرامز أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان کو ایم ٹی اے پر چلانے کا ارشاد فرمایا تو کچھ ہی دنوں میں اعتراضات کی چھریوں سے گھائل غیور مسلمانوں کے زخم بھرنے لگے اور ایسے پروگرامز کو بڑھانے کے مطالبے آنے شروع ہوئے۔ مثال کے طور پر مصر کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ناصر علی صالح البرکاتی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا:

''اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور دفاع کا حق ادا کیا ہے اور عیسائی ضَآلِّيْن اور مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور صَابِئِيْن کے جواب میں ہمارے پیارے دین کی صحیح وضاحت کی ہے۔ براہ مہربانی مزید ایسے پروگرام پیش کریں اور ایم ٹی اے پر کچھ مزید گھنٹے اس کام کے لئے مخصوص کردیں۔ یہ کام جلدی کردیں تا اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ثابت ہوسکے۔''

کچھ عرصہ کے بعد ہی لائیو عربی پروگرامز شروع ہوگئے، اور ابتدائی چند پروگرامز کے بعد ہی حضور انور کے حسب ہدایت وراہنمائی ردّ عیسائیت کا موضوع چنا گیا جو بہت دیر تک جاری رہا۔ بعد میں اس پروگرام میں دیگر بہت سے دینی مسائل اور موضوعات بھی زیر بحث لائے گئے اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔ آیئے تاریخی اور واقعاتی لحاظ سے اس لائیو پروگرام کے بارہ میں کسی قدر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔

ایم ٹی اے پر لائیو (Live) عربی پروگرامز کی ابتدا

مکرم محمد شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''2005ء تک MTA پر سوائے حضور انور کے خطبہ کے اور کوئی لائیو پروگرام نہ تھا۔ 2005ء کی ہی بات ہے کہ ایک دن خاکسار اور مکرم ہانی طاہر صاحب اور عبدالمومن طاہر صاحب مسجد فضل سے ملحقہ نصرت ہال میں بیٹھے تھے کہ اس موضوع پر بات ہوئی چنانچہ سب کے اتفاق کرنے پر اسی وقت حضور انور کی خدمت میں خط لکھا گیا اور حضور انور نے ازراہ شفقت عربی زبان میں لائیو پروگرام کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔''

چنانچہ پہلا لائیو عربی پروگرام 4 اگست 2005ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو میں ہوا جس میں فلسطینی علاقہ کے ایک مفتی کے جماعت کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔

اس پہلے پروگرام میں مکرم محمد شریف عودہ صاحب اور ہانی طاہر صاحب نے شرکت اختیار کی۔ پھر اسی ماہ تین مزید پروگرام کئے گئے جن میں ان دو احباب کے علاوہ حضور انور کے ارشاد پر مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے بھی شرکت فرمائی نیز ربوہ سے مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب کو بھی فون پر اس پروگرام میں شامل کیا گیا۔ ازاں بعد مکرم شریف صاحب اور ہانی طاہر صاحب واپس چلے گئے اور پھر نومبر میں دوبارہ لندن آئے۔ یوں اگلا پروگرام 24 نومبر 2005ء کو نشر ہوا جو تین دن یعنی 26 نومبر تک جاری رہا۔ اس وقت اس کا کوئی نام نہ تھا بلکہ لائیو عربی نشریات یا لائیو پروگرام کے نام دیئے گئے تھے۔ ان تین پروگرامز میں مکرم محمد شریف عودہ صاحب میزبان اور مکرم عبدالمومن طاہر صاحب اور مکرم ہانی طاہر صاحب مہمان کے طور پر شامل ہوئے جبکہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کینیڈا سے اور مکرم محمد منیر ادلبی صاحب نے شام سے اور مکرم تمیم ابودقہ صاحب نے اُردن سے بذریعہ فون شمولیت اختیار کی۔ اس دوسرے لائیو عربی پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد، جماعت کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈہ کا ردّ، قرآن کریم پر حدیث کو حاکم قرار دینے کے خیال کا ردّ وغیرہ جیسے بنیادی مضامین کو بیان کیا گیا اور غیر از جماعت مسلمانوں کے خودساختہ قواعد کے سقم کا مفصل بیان ہوا اور اس کے نتیجہ میں تفاسیر اور مفاہیم میں راہ پاجانے والی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ دو تین احمدی احباب نے فون کر کے مبارکباد دی اور دو غیر از جماعت احباب نے بھی اپنے سوال کئے۔

تین روز کے اس پروگرام کے آخر پر یہ کہا گیا کہ ہم کوشش کریں گے کہ ایسے پروگرام ہر ماہ کئے جائیں اور احمدی احباب سے درخواست ہے کہ انٹرنیٹ پر ان پروگرامز کا خوب چرچا کردیں تاکہ غیر از جماعت احباب کثرت سے اس میں شامل ہوں اور اپنے شکوک اور اعتراضات کا درست جواب حاصل کرسکیں۔ دسمبر میں محمد شریف عودہ صاحب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے چلے گئے اور جنوری میں واپسی ہوئی لہٰذا اگلا پروگرام فروری 2006ء میں ہوا۔

پروگرام کا نام ''اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر''

اس پروگرام کے لئے بہت سے نام تجویز ہوئے لیکن مکرم تمیم ابودقہ صاحب آف اردن کے مجوزہ نام ''اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر'' پر اتفاق کیا گیا اور حضور انور کی منظوری کے بعد اس کو اختیار کیا گیا۔

لہٰذا 2 تا 4 فروری 2006 کو ہونے والا لائیو پروگرام ''اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر'' کے نام کے ساتھ شروع ہوا جس میں ہجرت نبوی اور اس سے ملنے والے دروس کے حوالے سے اسلام کی رواداری اور امن پسندی اور اس حوالے سے احمدیوں کو تختہ مشق ستم بنانے کے غیر اسلامی افعال کے بارہ میں بات ہوئی۔ اور اس کے بعد سے یہ پروگرام ہر ماہ باقاعدگی سے ہونے لگا۔

پروگرام کا موجودہ فارمیٹ

مارچ 2006ء کا ''اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر'' اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس میں پروگرام کا موجودہ فارمیٹ بنا جو بفضلہٖ تعالیٰ آج تک قائم ہے، یعنی محمد شریف صاحب میزبان، دو عدد عرب احمدی علماء اور عربک ڈیسک میں سے ایک ممبر۔ قبل ازیں تقریباً تین ماہ کے پروگرامز میں یا تو صرف دو عرب احمدی علماء ہی تھے جن میں سے ایک میزبان اور ایک مہمان ہوتا تھا یا ان کے ساتھ عربک ڈیسک میں سے ایک دوست ہوتے تھے۔ اس نئے فارمیٹ میں بھی خدا تعالیٰ کی خاص حکمت تھی اور اسی کی تدبیر سے سب ہوا۔ اس کی تفصیل مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب یوں بیان کرتے ہیں کہ:

''جب ایم ٹی اے پر پروگرام أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان چلے تو اس پر ہمیں بہت زیادہ Responce ملنا شروع ہوا جس کی وجہ سے محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر نے مجھے کہنا شروع کیا کہ مَیں حاضر ہوں اور کوئی لائیو پروگرام اس حوالے سے شروع کیا جائے حتیٰ کہ بالآخر انہوں نے کہا کہ اب مَیں نے آپ کا کوئی جواب نہیں سننا لہٰذا اس دفعہ آپ لندن آجائیں۔ چنانچہ مجھے آنا پڑا۔ یہ مارچ 2006ء کی بات ہے۔ مَیں نے لندن آتے ہوئے جہاز سے کچھ کھایا جس کی وجہ سے مجھے اسہال کی شکایت ہوگئی اور اگلے دن اس قدر ضعف اور طبیعت خراب ہوئی کہ میری اس حالت کے پیش نظر مکرم تمیم ابودقہ صاحب کو اردن سے بلوایا گیا نیز عربک ڈیسک سے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کو شامل کیا گیا۔ اگلے دن پروگرام کے وقت خدا کے فضل وکرم سے میری صحت بھی ٹھیک ہوگئی۔ یوں اس پروگرام کا (جو کہ چند ماہ سے جاری تھا اور اس میں عموماً ایک میزبان اور ایک مہمان ہوا کرتا تھا) انداز بدل گیا اور اس میں دو عرب مہمان اور ایک عربک ڈیسک کا ممبر شامل ہونے لگے''۔

مکرم تمیم صاحب اس بارہ میں کہتے ہیں کہ:

''عربی لائیو پروگرام شروع ہونے کے ساتھ ہی شریف صاحب نے مجھے ویزہ کے لئے کوشش کرنے اور ذہنی طور پر کسی پروگرام میں بطور مہمان شامل ہونے کے لئے تیار رہنے کا کہہ دیا تھا۔ مَیں نے ویزہ کے لئے کاروائی شروع کردی تھی اور ابھی ویزہ ملنے کا انتظار ہی کر رہا تھا کہ شریف صاحب نے کہا کہ اس ماہ یعنی مارچ 2006ء کے پروگرام میں ویزہ ملنے کی صورت میں وہ مجھے بطور مہمان بلائیں گے۔ لیکن چونکہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے عیسائیت کے ردّ میں پروگراموں کا سلسلہ ''أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان'' MTA پر چلایا جاچکا ہے اس لئے اس ماہ یہ طے پایا کہ مصطفیٰ ثابت صاحب کو مہمان کے طور پر بلایا جائے۔ الحمدللہ مجھے ویزہ مل گیا اور ادھر پروگرام میں شرکت کے لئے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اور محمد شریف عودہ صاحب بھی لندن پہنچ گئے۔ اس دوران مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے بڑی عجلت میں لندن جانا پڑا ہے اور وہاں جاکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی ہے۔ ملاقات کے دوران میں اپنا تعارف کروانے کی کوشش کرتا ہوں تو حضور انور فرماتے ہیں I know you۔ مَیں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ شاید اس رؤیا میں اگلے ماہ حضور انور سے میری ملاقات ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ اس ماہ کا پروگرام شروع ہونے سے ایک دن قبل مجھے محمد شریف صاحب نے فون کیا، ان کی آواز سے پریشانی نمایاں تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب شدید بیمار ہوگئے ہیں اور پروگرام میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ ہم ابھی حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوکر مصطفیٰ ثابت صاحب کی جگہ آپ کو شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں اور حضور انور سے منظوری کی صورت میں آپ کو ابھی سفر کے لئے نکلنا ہوگا، اس لئے آپ اپنی تیاری مکمل کرلیں تاکہ منظوری ہوتے ہی وہاں سے چل پڑیں۔ مَیں سوچ میں پڑ گیا کہ ایک تو یہ میرا پہلا لائیو پروگرام ہوگا، پھر یہ پروگرام اس موضوع کے بارہ میں نہیں ہوگا جس کی مَیں نے تیاری کی ہے بلکہ کسی ایسے موضوع کے بارہ میں ہوگا جس کا ابھی تک مجھے علم ہی نہیں ہے۔ نہ جانے وہاں کیا صورتحال پیدا ہوجائے۔ بہرحال ان سب سوچوں اور سوالوں کا میرے پاس ایک ہی جواب تھا کہ تمہارا کام لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوجانا ہے۔ باقی یہ خدا کے کام ہیں وہ خود ہی ساری کمی پوری فرمادے گا۔ بہرحال حضور انور کی منظوری سے مَیں اردن سے ٹکٹ خرید کر لندن کے لئے عازم سفر ہوا اور پروگرام شروع ہونے سے صرف دو گھنٹے قبل لندن میں مکرم شریف صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ لندن پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مصطفیٰ ثابت صاحب کی صحت بہتر ہوگئی ہے اور وہ اب اس پروگرام میں شامل ہوسکیں گے۔ چنانچہ حضور انور کی ہدایت اور منظوری سے اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے نام سے شروع ہونے والے اس پہلے پروگرام کا شروع سے ہی یہ فارمیٹ بن گیا کہ محمد شریف عودہ صاحب اس کے میزبان ہوں اور دو عرب دوستوں کے ساتھ عربک ڈیسک سے ایک ممبر شریک ہوا کریں۔ یہ پروگرام بہت اچھا اور کامیاب رہا۔ پروگرام کے اختتام پر حضور انور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو مَیں نے عرض کیا: حضور میرا نام تمیم ابودقہ ہے۔ ابھی مَیں نے اپنا جملہ مکمل نہیں کیا تھا کہ حضور نے فرمایا: I know you۔ اس پر مَیں نے حضور انور کی خدمت میں اپنے رؤیا کا ذکر کیا جس میں چند دن قبل حضور انور کی زبانی یہی کلمات سن چکا تھا۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ''۔

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں ردّ عیسائیت

مارچ 2006ء کے پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر میں أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان کی اقساط کے فالواپ کے طور پر عیسائیت کے عقائد اور عیسائی پادری کے اعتراضات کے ردّ کا آغاز ہوا۔ جس میں پہلے نصف گھنٹے میں أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان کی ایک قسط چلائی جاتی تھی اور اس کے بعد مختلف اعتراضات وسوالات کا جواب دیا جاتا تھا اور بعض لائیو کالز بھی لی جاتی تھیں۔

ردّ عیسائیت کے ان لائیو پروگرامز کے سلسلہ کا اعلان ای میلز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک پہنچایا گیا،

اسی طرح انٹرنیٹ پر مختلف عربک فورمز پر بھی اس اعلان کو نشر کیا گیا اور لندن سے چھپنے والے اخبار الشرق الاوسط نیز کویت اور اردن کے بعض اخبارات میں یہ اعلان شائع ہوا۔

ابتدائی پروگراموں کی کچھ جھلکیاں

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے عیسائی پادری کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اس لئے یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ردّ عیسائیت کے چند لائیو پروگرامز کی کچھ جھلکیاں یہاں درج کر دی جائیں۔

تہجد کی دعائیں قبول ہوگئیں

عیسائیت کے ردّ میں پہلے لائیو پروگرام میں سعودی عرب سے ایک غیر از جماعت خاتون اُمّ محمد نے اس پروگرام میں فون پر کہا:

''مَیں پانچ ماہ سے زائد عرصہ سے عیسائی چینل اَلْحَیَاۃ دیکھ رہی تھی اور نہایت حیران و پریشان تھی کہ عالم اسلام میں کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں جو ان کو جواب دے۔ مَیں نے کئی اسلامی اداروں اور متعدد مولویوں سے رابطہ کیا۔ کسی نے جواب دینے کا وعدہ کیا، تو کسی نے کہا کہ ہم نے پادری کی باتیں نہیں سنیں اس لئے کچھ کہہ نہیں سکتے، اور کسی نے کہا کہ تم ایسے چینل کیوں دیکھتی ہو؟ اس صورتحال میں میرے سامنے صرف ایک ہی راستہ بچا تھا یعنی یہ کہ اپنے خدا سے اس بارہ میں دعا کروں۔ چنانچہ مَیں روزانہ تہجد میں رو رو کر خدا کے حضور دعا کیا کرتی تھی کہ اے خدا تو خود ہی ایسے لوگ کھڑے کر دے جو اس عیسائی چینل کا منہ توڑ جواب دیں، اور الحمدللہ کہ آج میرے خدا نے میری تہجد کی دعائیں سن لی ہیں، اور مَیں نے آپ کے چینل پر آپ کے روشن چہرے دیکھ لئے ہیں۔ اور چونکہ ضرر رساں چیز میں بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے، چنانچہ پادری کے ضرر رساں حملے کا کم از کم یہ فائدہ تو ہوا مجھے آپ جیسے نیک لوگوں کو دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

عیسائی پادری کے چیلنج کے بارہ میں گو کہ ہم اپنے مشائخ کو ارفع قرار دیتے ہیں کہ وہ اس معمولی معترض کا جواب دیں، لیکن مشائخ نہیں تو کوئی تو ایسا ہو جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی نصرت کے لئے اور خدا کی رضا جوئی کی خاطر اس پادری کو جواب دے۔ خدا تعالیٰ نے آپ جیسے لوگوں کو اس کام کے لئے چنا ہے کہ یہاں بیٹھ کر اس شخص کا منہ توڑ جواب دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے''۔

قبل ازیں ہم اس عیسائی پادری کی اسلام دشمن مہم کے بارہ میں الأزہر کا موقف بیان کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں اُمّ محمد صاحبہ آف سعودی عرب کی فون کال کے حوالے سے ایک اہم امر کی وضاحت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ گو پادری نے الأزہر کا نام لے کر چیلنج کیا کہ اگر کوئی ان میں سے میری باتوں کا جواب دینے کی طاقت رکھتا ہے تو میرے سامنے آئے۔ اس کے باوجود علمائے ازہر نے اس کو کوئی جواب نہ دیا اور عامۃ الناس میں اس کے ایک بڑے اہم سبب نے بہت گردش کی جس کا ذکر اُمّ محمد کی اس فون کال میں ہے۔ یعنی یہ کہ پادری تو بہت معمولی شخصیت ہے اس کی شیخ الأزہر یا الأزہر کے دیگر مشائخ سے کیا نسبت؟ بلکہ اس کی مثال یوں ہے کہ کسی گاؤں کی مسجد کا مولوی کھڑا ہو کر کہے کہ میں پوپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ میرے سامنے آئے اور میرے سوالوں کا جواب دے۔ لہٰذا الأزہر کے مشائخ کی طرف سے اس طرح کے پادری کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

لیکن قارئین کرام کو اس سقیم طرز فکر کے نقصان کا اندازہ ہو گیا ہوگا جس کا نتیجہ سوائے یاس و حسرت کے کچھ نہیں۔ اور اسی حسرت کا اظہار اُمّ احمد صاحبہ نے کیا ہے کہ ٹھیک ہے اگر علماء اس کو جواب نہیں دیتے تو کوئی تو ہو جو اس پادری کا منہ بند کرے کیونکہ یہاں اپنی عزتوں اور جھوٹی اناؤں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ آنحضرت ﷺ کے شرف و ناموس کی حفاظت و دفاع کا ہے۔

کسی علمی ردّ کی ضرورت نہیں۔ (الأزہر)

اس وضاحت کے بعد اب ہم دوبارہ ردّ عیسائیت کے اس پہلے لائیو پروگرام کی طرف لوٹتے ہیں جس میں الأزہر کے شعبہ حدیث کے صدر ڈاکٹر عزت عطیہ نے بھی فون کر کے شمولیت اختیار کی اور الأزہر کا موقف بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ:

''الأزہر کو پادری کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ملی جس کے کسی علمی ردّ کی ضرورت ہو۔ عامۃ المسلمین پر واجب ہے کہ وہ کفر کو ایمان سمجھ کر اور جھوٹ کو سچ سمجھ کر اختیار کرنے سے مجتنب رہیں۔ اس لئے ہم عامۃ المسلمین کو خبردار کرتے ہیں کہ ہر شخص جو کسی کتاب کی عبارتیں پیش کرتا ہے ضروری نہیں کہ اس نے وہ کتاب بھی پڑھی ہو۔ یہاں اب معاملہ اپنے نفس کے دفاع کے مشابہ ہے جس کا ہر انسان خود ذمہ دار ہے۔ ہاں جو اُلازہر سے مدد کا مطالبہ کرے گا اسے مدد دی جائے گی۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔''

ڈاکٹر عزت عطیہ صاحب کی اس بات کا مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے یہ جواب دیا کہ اُلازہر کو اور بہت سے کام ہیں اور یہ کام یعنی اس پادری کو جواب دینے کا کام شاید میرے جیسے عام آدمی کے ہی مناسب حال ہے۔

اس پر مکرم تمیم صاحب کا تبصرہ بھی بہت مناسب تھا جنہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں صرف تلوار کے ذریعہ ہی حملہ نہ کیا جاتا تھا بلکہ کفار کے شعراء اپنے اشعار میں آنحضرت ﷺ کی ہجو کے ذریعہ بھی حملے کرتے تھے۔ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان حملوں کا بھی جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔ اس لحاظ سے ہم یہاں پر بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ہم یہاں پر ایک جماعت کی حیثیت سے یہ کام کر رہے ہیں اور ہمارے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اس پادری کو جواب دینے کا ارشاد فرمایا ہے جس کے لئے مصطفیٰ ثابت صاحب اور دیگر افراد جماعت نے کوشش کی ہے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا ردّ کرنے سے اعراض انہیں تکبر و تمرّد میں اور اہانت کے ارتکاب میں مزید بڑھائے گا۔

اگلے دن مؤرخہ 4/مارچ 2006ء کے پروگرام میں دبئی سے تامر حسین صاحب نے کہا کہ:

''کل الأزہر کے ڈاکٹر عزت عطیہ نے جو بات کی تھی مَیں اس کے بارہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں ازہر کے کئی مشائخ کے ساتھ ذاتی طور پر ملا ہوں جن کے نام یہاں لینے کی ضرورت نہیں اور ایسا پروگرام شروع کرنے کا کہا تھا جو اب آپ نے شروع کیا ہے لیکن بالآخر ان کی طرف سے یہی آخری جواب تھا کہ الأزہر کے پاس اپنے مسائل ہی کافی ہیں۔ (یعنی ایسے پروگرام شروع کرنے کی فرصت نہیں) بہرحال ہم آپ کے چینل کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جس طریق پر آپ کہیں ہم آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔''

اسی پروگرام میں حیفا سے مکرم یحییٰ شنبور صاحب نے ڈاکٹر عزت عطیہ کی فون کال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''مَیں الأزہر کے ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں جنہوں نے آ کر الأزہر کے مشائخ کا دفاع کیا اور کہا کہ ہر انسان اپنا دفاع خود کرے، لیکن جب افغانستان میں طالبان کی حکومت نے بدھا کے مجسمے توڑ ڈالے تھے تو مسلمانوں کے قافلے ان کو بچانے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ بلکہ اس سلسلہ میں جب شیخ الأزہر پر بہت اعتراض ہوا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا نہیں کیا تو انہوں نے اپنا تو بہت زیادہ دفاع کیا تھا، حالانکہ شیخ الأزہر کو چاہئے تھا کہ وہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کا دفاع بھی کرتے۔''

مسموم خیالات سے رہائی

اسی پروگرام میں الجزائر سے مکرم عبد الرزاق قماش صاحب نے بھی فون کیا (یہ دوست جماعت احمدیہ کی ردّ عیسائیت کی مہم سے متأثر ہو کر جماعت کے قریب ہوئے اور پھر کچھ عرصہ کی تحقیق کے بعد بیعت کر لی، تاہم یہ فون کال بیعت سے پہلے کی ہے) انہوں نے کہا:

''نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس پادری کو کمزور مسلمانوں کی عقل و دماغ میں فساد بھرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ اور اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس پادری کی بدزبانیوں کا جواب دینے کے لئے مسلمان مبلغین بھی میدان سے غائب نظر آتے ہیں۔ اس پادری کی کارروائی کے خطرناک نتائج جو سامنے آرہے ہیں ان میں سے ایک یہ ہوا کہ میرا بھائی بھی اس کے خیالات کے زیر اثر آ گیا۔ لیکن بفضلہٖ تعالیٰ مَیں نے عیسائیت کے ردّ میں احمدیت کے طرز فکر کو استعمال کرتے ہوئے اس کو سمجھانا شروع کیا اور الحمدللہ میں اس سے پادری کے پھیلائے ہوئے ان زہرناک خیالات کو دور کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن مَیں سوچتا ہوں کہ کیا ہر بھٹکنے والے نوجوان کو کوئی سمجھانے والا مل سکے گا جو اسے پادری کے خطرناک خیالات کی زد سے باہر نکال لائے؟''

ابتدائی پروگرامز پر حقیقت پسندانہ تبصرہ

مکرم شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''مکرم عادل ابو مزحیہ صاحب جو اردن کے سابقہ شیعہ عالم دین تھے بیان کرتے ہیں کہ جب پادری زکریا بطرس نے اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کے خلاف بدزبانی اور حملہ شروع کیا تو ہم شیعہ مولویوں نے اس کے ردّ کا سوچا، بلکہ مَیں نے کہا کہ اس کیلئے ہمیں کتب اور بعض علماء کی مدد اور بہت بڑے بجٹ کی ضرورت ہوگی۔ ہم ابھی اسی سوچ بچار میں تھے کہ جماعت احمدیہ نے اس کے ردّ میں پروگرام شروع کر دیئے۔ مَیں ان پروگراموں میں بیٹھنے والوں کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو کل کے بچے ہیں یہ اس پادری کا جواب کیسے دے سکتے ہیں جس کے ساتھ ایک بہت بڑی آرگنائزیشن کام کر رہی ہے۔ عادل ابو مزحیہ صاحب اردن میں مکرم تمیم ابو دقہ صاحب کے ساتھ اکثر بحث مباحثہ کرتے رہے تھے۔ لیکن اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے ان پروگرامز کو دیکھنے کے بعد انہیں یقین ہو گیا کہ جس طرح کے یہ جواب دیتے ہیں یہ ان کی اپنی طرف سے نہیں ہو سکتے، ضرور کوئی خدائی ہاتھ اور اس کی تائید اِن کے شامل حال ہے۔ اس بات نے انہیں جماعت کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ پروگرامز دیکھتے دیکھتے بالآخر یہ اس یقین پر پہنچ گئے کہ خدائی تائید اور حق یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ اور پھر 2008ء کے جلسہ سالانہ UK میں بطور مہمان تشریف لائے تو دل میں یہ ارادہ رکھتے تھے کہ اگر مطمئن ہو کر بیعت کرنے کے مرحلہ تک پہنچ بھی گئے تب بھی چھ ماہ سے قبل بیعت نہیں کریں گے تاکہ مزید سوچ سمجھ لیں اور ہر طرح کی تحقیق کر لیں۔ لیکن جلسہ کے دوسرے دن ہی اُن کی کایا پلٹ گئی اور انہوں نے بیعت کر لی اور عالمی بیعت میں نو مبایع کی حیثیت سے شرکت کی۔''

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب تاثیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی ہے اور یہ سب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں کا ثمر ہے۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿✿✿

مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُونَ کی تفسیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمیں کئی بار اس آیت کی طرف توجہ ہوئی ہے اور اس میں سوچتے ہیں کہ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُونَ (الانبیاء:97) اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ ساری سلطنتیں، ریاستیں اور حکومتیں ان سب کو اپنے زیر کر لیں گے اور کسی کو ان کے مقابلہ کی تاب نہ ہوگی۔

دوسرے معنے یہ ہیں کہ حَدَب کے معنے بلندی، نَسَل کے معنے دوڑنا یعنی ہر بلندی پر سے دوڑ جاویں گے۔ کُل عمومیت کے معنے رکھتا ہے یعنی ہر قسم کی بلندی کو کُود جاویں گے۔ بلندی پر چڑھنا قوت اور جرأت کو چاہتا ہے۔ نہایت بڑی بھاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے۔ ساری زنجیروں کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایک ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اس کو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے۔

سو ہمیں اس ربط سے ایک یہ بھی بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاویں گے اور آخر اسلام میں داخل ہوتے جاویں گے اور یہی ضال کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 214۔ جدید ایڈیشن)

خطبہ جمعہ

اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے بڑھ کر اور کون اس بات کا فہم اور ادراک رکھ سکتا ہے کہ اِسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کی روح کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دعویٰ کے بعد ہر قسم کی سختیوں سے گزرنا پڑا لیکن آپ نے نہ صرف خود ہمیشہ حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے اصحاب کو بھی یہی کہا کہ اگر میرے ساتھ منسلک ہوئے ہو تو پھر وہ نمونے قائم کرنے ہوں گے جن کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی تھی۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاۃ طیبہ سے غیر معمولی صبر اور تحمل کے پُر اثر واقعات کا بیان)

آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں پہنچ چکی ہے اور روز بروز یہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 26/نومبر 2010ء بمطابق 26/نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے صبر کے عظیم خُلق کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور صحابہ علیہم السلام کی چند مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی تھیں۔ یہ اعلیٰ خُلق جس کے اپنانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی اور سب سے بڑھ کر اپنا اسوہ پیش کیا، اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم وَاسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے اور دعاؤں کے ذریعے وہی لوگ چاہ سکتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہو، اُس پر توکّل ہو۔ اس یقین پر قائم ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے صبر اور خالص ہو کر اس کے آگے جھکنے کی وجہ سے ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جو اس بات کا ادراک اور ایمان رکھتا ہو، یقین رکھتا ہو۔ اور پھر آپ ؐ کی قوتِ قدسی سے صحابہ کو یہ ادراک اور ایمان حاصل ہوا۔ پس انہوں نے اپنے اس عمل کی وجہ سے مختلف موقعوں پر یہ نظارے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کس طرح ان کے شاملِ حال رہی۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے بڑھ کر اور کون اس بات کا فہم اور ادراک رکھ سکتا ہے کہ اِسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کی روح کیا ہے؟ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی اور پیدا کی۔ مختلف ارشادات اور تحریرات کے ذریعے اپنی جماعت کی تربیت کے لئے اُن کو اس خُلق پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

پس آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی یہ جماعت ہے جو اس تربیت کی وجہ سے صبر و استقامت کے نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صرف اور صرف اسی کے حضور اپنے دل کی حالت پیش کرتی ہے۔ اور یہ سب عملی رنگ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کر کے دکھایا اور اس تربیت کا یہی اثر اب تک جماعت میں چلتا چلا آ رہا ہے کہ جماعت اس اُسوہ کو، اس اہم خُلق کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دعویٰ کے بعد ہر قسم کی سختیوں سے گزرنا پڑا لیکن آپ نے نہ صرف خود ہمیشہ حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے اصحاب کو بھی یہی کہا کہ اگر میرے ساتھ منسلک ہوئے ہو تو پھر وہ نمونے قائم کرنے ہوں گے جن کا اُسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کی تھی۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے بعض واقعات پیش کروں گا کہ کس طرح آپ علیہ السلام نے مختلف مواقع پر چھوٹی چھوٹی باتوں سے لے کر بڑی باتوں تک صبر کا نمونہ دکھایا۔ اپنے ماننے والوں کو بھی اس کی نصیحت کی اور بڑی سختی سے اس بارہ میں عمل کرنے کے لئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو براہِ راست بھی مختلف وقتوں میں الہاماً اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ صبر اور اعلیٰ اخلاق کا دامن ہمیشہ پکڑے رہنا اور چاہے جو بھی حالات ہو جائیں، دشمن چاہے جیسی بھی ذلیل اور گھٹیا حرکتیں کرے، نقصان پہنچانے کے چاہے جتنے بھی حیلے اور وسیلے تلاش کئے جائیں اور عملاً نقصان پہنچائے، تمہارا صبر اور استقامت کا دامن کبھی نہیں چھوٹنا چاہئے۔ دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے انتظار میں رہو۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ابتلا اور آزمائشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وہ بندے اُن کو اللہ کی خاطر برداشت کرتے ہیں۔ چنانچہ براہینِ احمدیہ میں آپ علیہ السلام نے اس بارہ میں اپنے ایک الہام کا ذکر فرمایا ہے۔ اُس کے الفاظ یوں ہیں کہ اَلْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُوْلُوا الْعَزْمِ۔ اَلَآ اِنَّھَا فِتْنَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ لِیُحِبَّ حُبًّا جَمًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْرَمِ۔ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔ اس جگہ فتنہ ہے۔ پس صبر کر جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا۔ خبردار ہو۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے۔ وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں ہوتا۔ (یعنی کبھی وہ ختم نہیں ہوتی)۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 609-610 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پس نبوت کے دعوے سے بھی پہلے، بیعت لینے سے بھی پہلے بلکہ ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کے اعلیٰ خُلق کی جو تلقین فرمائی تھی اس کا اظہار اور اس پر عمل آپ کی زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہا۔ جس کی بعض مثالیں جیسا کہ میں نے کہا مَیں پیش کروں گا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بھیجا۔ اپنی رپورٹ میں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کیفیت کو درج کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ آج قریباً تیس سال ہوئے جب اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوصلہ، ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 462-463)

بے تحاشا گالیوں سے بھرا ہوا جو رسالہ تھا آپؑ نے اُس کے جواب میں پورے حلم اور حوصلہ اور صبر و تحمل کا اظہار کیا۔ آپ کے سکونِ خاطر اور کوہِ وقاری کو کوئی چیز جنبش نہ دے سکتی تھی۔ بڑی پُرسکون طبیعت تھی۔ بڑی باوقار طبیعت تھی۔ یعنی اس طرح کہ جس طرح پہاڑ ہو۔ گویا کہ وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ وقار کا ایک پہاڑ تھے اور یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ کسی قسم کی گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ یعنی کبھی یہ نہیں ہوا کہ بے وقاری دکھاتے ہوئے گالیوں کے جواب میں، گالیوں کا جواب آپ کی طرف سے جائے۔ فرماتے

ہیں کہ یہ ثبوت تھا اس امر کا کہ خدا تعالیٰ کی وحی جو آپ پر ان الفاظ میں نازل ہوئی تھی کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُوْلُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (احقاف:36) فی الحقیقت خدا کی طرف سے تھی اور اُسی خدا نے وہ خارق عادت اور فوق الفطرت صبر اور حوصلہ آپ کو عطا فرمایا تھا جو اولوا العزم رسولوں کو دیا جاتا ہے۔ قبل از وقت خدا تعالیٰ نے متعدد فتنوں کی آپ کو اطلاع دی تھی اور وہ فتنے اپنے اپنے وقت پر پوری شدت اور قوت کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ مگر کسی موقعہ اور مرحلہ پر آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ ہوئی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ ازمولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 463-464)

پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مزید لکھتے ہیں کہ محبوب رایوں والے مکان کا واقعہ ہے۔ ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر (غالباً اناش موزم دار بابو تھے) حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے (ایک ہندو لیڈر استفسار کر رہے تھے، سوال پوچھ رہے تھے)۔ حضرت جواب دیتے تھے۔ اسی اثناء میں ایک بدزبان مخالف آیا اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے بالمقابل نہایت دلآزار اور گندے حملے آپ پر کئے۔ کہتے ہیں وہ نظارہ اس وقت بھی میرے سامنے ہے۔ آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے، جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملے کا ایک حصہ منہ پر رکھ لیا کرتے تھے۔ پگڑی کا حصہ منہ پر رکھ دیا کرتے تھے۔ یا بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ خاموش بیٹھے رہے، اس کی گالیاں سنتے رہے اور وہ شورہ پُشت بکتا رہا۔ فسادی طبیعت کا آدمی بولتا رہا۔ آپ اسی طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو ہی نہیں رہا یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔ اس ہندو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں، کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اٹھ کر چلا گیا۔ برہمو لیڈر بے حد متأثر ہوا۔ اور اس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔ اس وقت حضور اسے چُپ کرا سکتے تھے۔ اپنے مکان سے نکلوا سکتے تھے (یعنی آیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جگہ پر تھا۔) اور بکواس کرنے پر آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ سے اُس کی زبان کاٹی جا سکتی تھی۔ مگر آپ نے اپنے کامل حلم اور ضبطِ نفس کا عملی ثبوت دیا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ443-444)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں کہ جالندھر کے مقام پر وہ "یعنی میر عباس علی صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور بیٹھے ہوئے اعتراضات کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور مجھے خود انہوں نے ہی یہ واقعہ سنایا۔ کہتے ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ مَیں دیکھتا تھا کہ میر عباس علی صاحب ایک اعتراض کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نہایت شفقت اور رأفت اور نرمی سے اس کا جواب دیتے تھے۔ اور جوں جوں حضرت صاحب اپنے جواب اور طریقِ خطاب میں نرمی اور محبت کا پہلو اختیار کرتے، میر صاحب کا جواب بڑھتا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی اور بے ادبی پر اتر آیا اور تمام تعلقاتِ دیرینہ اور شرافت کے پہلوؤں کو ترک کر کے تُو تُو ،مَیں مَیں پر آ گیا۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس حالت میں اسے یہی فرماتے: جناب میر صاحب! آپ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نشان ظاہر کر دے گا اور آپ کو رہنمائی کرے گا وغیرہ وغیرہ۔ مگر میر صاحب کا غصہ اور بیبا کی بہت بڑھتی گئی۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں حضرت کے حلم اور ضبطِ نفس کو دیکھتے ہوئے میر عباس علی صاحب کی اس سُبک سری کو برداشت نہ کر سکا۔ جو زیادتی ہو رہی تھی، اس کو برداشت نہیں کر سکا کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنا بڑا صبر اور حلم دکھا رہے تھے اور (مولوی عبدالکریم صاحب) کہتے ہیں، مَیں جو دیر سے پیچ وتاب کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم سمجھ رہا تھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر یہ اس طرح حملہ کر رہا ہے اور میں خاموش بیٹھا ہوں، مجھ سے نہ رہا گیا اور میں باوجود اپنی معذوری کے اس پر لپکا اور للکارا اور ایک تیز آوازہ اس پر کسا۔ (اونچی آواز میں اس کو للکارا) جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اُٹھ کر بھاگ گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ضبطِ نفس اور حلم کا جو نمونہ دکھایا، میں اسے دیکھتا تھا اور اپنی حرکت پر منفعل ہوتا تھا۔ اور مجھے خوشی بھی تھی کہ مَیں نے اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم نہیں بنایا کہ وہ میرے سامنے حضرت کی شان میں ناگفتنی باتیں کہے اور مَیں سنتا رہوں۔ کہتے ہیں گو بعد کی معرفت سے مجھ پر کھلا کہ حضرت کا ادب میرے اس جوش پر غالب آنا چاہئے تھا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ444-445)

یعنی ادب کا یہ تقاضا تھا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بیٹھا تھا تو خاموش رہتا۔ گو بے شک جوش میرے دل میں تھا۔ بلکہ کئی ایسے موقعوں پر ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی نے اٹھ کے کسی پر زیادتی کی یا جوش دکھایا تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا کہ غیروں کے ساتھ اس طرح نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا (اپنے آپ کو یہ سمجھتا تھا کہ مَیں دنیا میں بہت پِھرا ہوا ہوں اور بڑا زمانہ دیکھا ہوا ہے اور ہر چیز کا مجھے علم ہے۔) ہماری مسجد میں آیا اور حضرت سے آپ کے دعوے کی نسبت بڑی گستاخی سے بابِ کلام وا کیا۔ تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا: آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ پر کہتا تھا کہ آپ اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں اور مَیں نے ایسے مکار بہت دیکھے ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔ اور مَیں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بیباکانہ الفاظ کہے۔ مگر آپ کی پیشانی پر بَل تک نہ آیا۔ بڑے سکون سے سُنا کئے، اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔

کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو، آپ نے سننے کے وقت یا بعد خلوت میں کبھی نفرت و ملامت کا اظہار نہیں کیا۔ (نہ سننے کے وقت، نہ بعد میں۔ کبھی علیحدگی میں اس شخص کے بارہ میں نفرت یا ملامت کا اظہار نہیں کیا)۔ کہتے ہیں بسا اوقات بعض سامعین اس دل خراش لغو کلام سے گھبرا اٹھے اور آپس میں نفرین کے طور پر کانا پھوسی کی ہے۔ اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد تو ہر ایک نے اپنے اپنے حوصلے اور ارمان بھی نکالے ہیں کہ یہ کیا بیہودگی ہو رہی تھی۔ (جو بھی غصہ آپس میں باتیں کر کے نکال سکتے تھے نکالتے رہے۔) مگر مظہرِ خدا کے حلیم اور شاکر ذات نے کبھی بھی ایسا کوئی اشارہ کنایہ نہیں کیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارۃً بھی کبھی بات نہیں کی کہ کون مجھے کیا کہہ گیا تھا؟ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ ۔صفحہ 44۔پبلشر ابوالفضل محمود۔قادیان)

پھر شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ہی بیان فرماتے ہیں کہ 29 جنوری 1904ء کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حضور ایک گالیاں دینے والے اخبار کا تذکرہ آیا کہ فلاں اخبار جو ہے بڑی گالیاں دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا صبر کرنا چاہئے۔ ان گالیوں سے کیا ہوتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگ آپ کی مذمت کیا کرتے تھے اور آپ کو نعوذ باللہ مذمّم کہا کرتے تھے۔ تو آپؐ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ مَیں ان کی مذمت کو کیا کروں۔ میرا نام تو اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رکھا ہوا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ فرمایا کہ اسی طرح اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میری نسبت فرمایا ہے، يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ یعنی اللہ اپنے عرش سے تیری حمد کرتا ہے، تعریف کرتا ہے اور یہ وحی براہینِ احمدیہ میں موجود ہے۔

(ماخوذ ازسیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ450)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ؓ پھر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بالمشافہ زبانی گندے حملے ہی نہ ہوتے تھے (یعنی کہ آمنے سامنے سے ہی گندے حملے نہیں ہوتے تھے) اور آپؑ کی جان پر اس طرح کے بازاری حملوں پر ہی اکتفا نہ کیا جاتا تھا۔ آپ کے قتل کے فتووں اور منصوبوں پر پھر اِس کے لئے کوششوں کو ہی کافی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ قتل کے لئے فتوے بھی موجود تھے۔ اس کے لئے منصوبے بھی بنائے گئے۔ کوششیں بھی کی گئیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اخبارات اور خطوط میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کی جاتی تھی۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ ایسے خطوط عموماً بے رنگ آپ کو بھیج دیئے جاتے تھے، یعنی جس پر ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ ڈاک کے ذریعے سے خط بھیجے جاتے تھے اور ٹکٹ نہیں لگایا جاتا تھا۔ اگر ٹکٹ نہ لگا ہوا خط آئے تو جو خط وصول کرتا ہے وہ اس ٹکٹ کی جو postal stamp ہے اس کے پیسے ادا کرتا ہے۔ سو لوگ اس طرح بغیر ٹکٹ لگائے خط بھیج دیا کرتے تھے اور اس کے پیسے بھی پھر اپنے پاس سے وصول کرنے والے کو دینے پڑتے تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کی ادائیگی کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ ان خطوط کو ڈاک کا محصول اپنی گِرہ سے ادا کر کے لیتا تھا (جیسا کہ مَیں نے بتایا) اور جب کھولتا تھا تو ان میں اول سے لے کر آخر تک گندی اور فحش گالیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ آپ ان پر سے گزر جاتے اور ان شریروں اور شوخ چشموں کے لئے دعا کر کے ان کے خطوط ایک تھیلے میں ڈال دیتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ان ایام میں اپنی مخالفت میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ اور اس نے اپنی گالیوں پر اکتفا نہ کر کے سعد اللہ لدھیانوی، جعفر زٹلی اور بعض دوسرے بے باک آدمیوں کو اپنا رفیق اور معاون بنا رکھا تھا۔ وہ ہر قسم کی اہانت کرتے مگر خدا کے برگزیدہ کو اس کا شیریں کلام اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ تسلی دیتا اور کامل صبر سے ان گندی تحریروں پر سے گزر جاتے۔ ایک مرتبہ 1898ء میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں کا بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بھیجا۔ وہ لکھتے ہیں کہ مَیں نے 27 جولائی 1898ء کے الحکم میں اس کو درج کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آج بھی میں تیس سال کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوصلہ اور ضبطِ نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔ انہوں نے آگے شعر لکھا ہے کہ ؎

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے کیا جانئے ہمیں کیا یاد آیا

پُرانے واقعات یاد کر کے کہتے ہیں اب بھی مجھے رونا آ جاتا ہے۔

لکھتے ہیں کہ 25 جولائی 1898ء کا واقعہ ہے جبکہ ایک شخص محمد ولد چوغطّہ قوم اعوان ساکن ہموگھگڑ ضلع سیالکوٹ نے مولوی صاحب کا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کیا جسے مولوی محمد حسین صاحب نے بھیجا تھا۔ آپ نے وہ رسالہ لانے والے قاصد کو اس پر ایک فقرہ لکھ کر واپس کر دیا اور وہی اس کا جواب تھا۔ (مولوی محمد حسین کا جو رسالہ لے کر ان کی طرف سے آیا تھا اس پر ایک فقرہ لکھا اور واپس کر دیا کہ لے جاؤ ان کو دے دو) اور جواب مذکور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضرین کو پڑھ کے سنایا، (جو جواب لکھا تھا وہ پھر مجلس میں پڑھ کے سنایا گیا) اور سب نے آمین کہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب یہ تھا کہ رَبِّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الرَّجُلُ صَادِقًا فِی قَوْلِہٖ فَاَکْرِمْہُ وَاِنْ کَانَ کَاذِبًا فَخُذْہُ۔ اٰمِیْن۔ وہ خط جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مضمون لکھ کر بھیجا، اس پر آپ نے یہ جواب لکھ کر بھیج دیا کہ اے میرے ربّ! اگر یہ شخص اپنے اس قول میں جو اس نے کتاب میں لکھا ہے سچا ہے تو تُو اس کو معزز اور مکرم بنا دے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو پھر آپ ہی اس سے مؤاخذہ کر اور اس جھوٹ کی وجہ سے پکڑ۔ آمین۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کی۔ (ماخوذ ازسیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ462-463)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ’’مجھے چوہدری حاکم علی صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بڑی مسجد میں کوئی لیکچر یا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک سکھ مسجد میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کو اور آپ کی جماعت کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا۔ اور ایسا شروع ہوا کہ بس چُپ ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہیں تکہ بوٹی اُڑ جاتی۔ مگر آپ سے ڈر کر سب خاموش تھے۔ آخر جب اس فحش زبانی کی حد ہو گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ دو آدمی اسے نرمی سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر یہ نہ جاوے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کر دیں‘‘۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ257-258 روایت نمبر281 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حافظ روشن علی صاحبؓ نے بتایا کہ جب منارۃ المسیح کے بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس منارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ (بے پردگی ہوگی) چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرے میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایت کرنے والے تھے، وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اسی گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ بُڈّھامَل بیٹھا ہے (ایک ہندو تھا اس کا نام تھا بُڈّھامَل) آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے کوئی موقع ملا ہو اور مَیں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو، (یعنی وہ شخص جو ہندو تھا کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھے اس کو فائدہ پہنچانے کا موقع ملا ہو اور پھر مَیں نے اس میں کوئی کمی کی ہو بلکہ ہمیشہ اسے فائدہ پہنچایا ہے) اور پھر فرمایا کہ اسی سے پوچھیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔ (یعنی وہ جب بھی اس کو موقع ملا اس نے ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں جب بھی موقع ملا اسے فائدہ پہنچایا۔) حافظ صاحب نے بیان کیا کہ مَیں اُس وقت بڈھامَل کی طرف دیکھ رہا تھا (وہ شخص وہیں سامنے بیٹھا ہوا تھا)۔ اُس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنی رانوں میں دیا ہوا تھا۔ اپنے گھٹنوں میں سر دیا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکا۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 138-139 روایت نمبر 148 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

سچائی کے سامنے اگر اس طرح آمنے سامنے ہو جائیں تو کسی میں شرافت کی ہلکی سی بھی رمق ہو، بیشک نقصان پہنچانے والا دشمن ہی ہو۔ تو وہ ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا۔ آج کل کے جو دشمن ہیں ان کے اخلاق تو بالکل ہی تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان میں ذرا سی بھی شرافت کی رمق نہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان فرماتے ہیں کہ 13 فروری 1903ء کو ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے۔ بقول ان کے وہ بغدادی الاصل تھے۔ اور عرصے سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چند احباب نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بغرضِ دریافتِ حال بھیجا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے بیان میں شوخی، استہزاء اور بیباکی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی اور ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ سلسلہ کلام میں ایک موقع پر انہوں نے سوال کیا کہ عربی میں آپ کا دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا۔ (سوال کرنے والے نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ فصیح عربی کوئی نہیں لکھ سکتا)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ ہاں۔ میرا دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے عربی زبان سکھائی ہے۔ کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اس پر نو وارد نے نہایت ہی شوخی سے مستہزیانہ طریق پر (استہزاء کرتے ہوئے) کہا کہ بے ادبی معاف۔ آپ کی زبان سے تو ق (قاف) بھی نہیں نکل سکتا۔ (اس نے آگے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جواب دیا کہ آپ کہتے ہیں کہ مَیں بڑی اچھی عربی لکھ سکتا ہوں، میرے سے زیادہ کوئی نہیں لکھ سکتا۔ لیکن آپ کی زبان سے تو عربی میں ق (قاف) بھی ادا نہیں ہوتا)۔ شیخ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں خود اس مجلس میں موجود تھا۔ اس کا طریقِ بیان بہت کچھ دُکھ دہ تھا۔ ایسا تکلیف دہ تھا کہ ہم اسے برداشت نہ کر سکتے تھے۔ مگر حضرت کے حلم کی وجہ سے خاموش تھے۔ لیکن حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب شہیدؓ مرحوم ضبط نہ کر سکے۔ وہ بھی وہاں مجلس میں بیٹھے تھے۔ وہ اس کی طرف لپک کر بولے کہ یہ حضرت اقدس ہی کا حوصلہ ہے۔ سلسلہ کلام کسی قدر بڑھ گیا (یعنی مولوی عبداللطیف صاحب شہید اور اس شخص کے درمیان تلخی زیادہ بڑھ گئی) اور یہ کہتے ہیں کہ قریب تھا دونوں گتھم گتھا ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخلص اور جانثار غیور فدائی کو روک دیا۔ اس پر نو وارد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم تو ناراض نہیں ہوتے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی حصہ اول۔ صفحہ138-139۔ روایت نمبر 148۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

یہاں تو خاکساری ہے (یعنی میری طرف سے تو خاکساری ہے، مَیں تو اس بات پر ناراض نہیں ہوا۔ اگر مولوی صاحب نے کچھ کیا تو انہوں نے اپنے دل کا جوش نکالا اور مَیں نے ان کو روک دیا)۔ وہ آگے لکھتے ہیں کہ جب اس نے ق (قاف) ادا نہ کرنے کا حملہ کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ لکھنؤ کا رہنے والا تو نہیں ہوں کہ میرا لہجہ لکھنوی ہو۔ مَیں تو پنجابی ہوں۔ فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی یہ اعتراض ہوا کہ لَا یَکَادُ یُبِیْن (الزخرف:53) اور احادیث میں مہدی کی نسبت بھی آیا ہے کہ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت نے اپنی جماعتِ موجودہ کو (جو لوگ وہاں بیٹھے تھے ان کو) خطاب کر کے فرمایا کہ میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے (یعنی گالیوں تک بھی نوبت جاوے) تو اس کو گوارا کرنا چاہئے کیونکہ وہ مُریدوں میں تو داخل نہیں ہے۔ ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مُریدوں سے چاہتے ہیں۔ یہ بھی ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔ فرمایا کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔ اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ٹھہریں چونکہ کلمہ کا اشتراک ہے یعنی کہ نرمی دکھائیں۔ کلمہ تو ہمارا ایک ہے۔ جب تک یہ نہ سمجھیں۔ جو کہیں اُن کا حق ہے۔ (ماخوذ ازسیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ451تا453)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ جب آخری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور جا کر ٹھہرے تو میں ان دنوں خواجہ صاحب کا، (خواجہ کمال الدین صاحب کا) ملازم تھا اور حضرت صاحب کی ڈاک لا کر حضور کو پہنچایا کرتا تھا۔ اور ڈاک میں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے۔ (جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے۔ بے رنگ خط جو ہوتے تھے ان میں عموماً گالیاں ہوا کرتی تھیں اور اپنے پاس سے پیسے دے کر اُن خطوں کو وصول کرنا پڑتا تھا۔) کہتے ہیں دو تین خط بے رنگ ہوا کرتے تھے جو مَیں وصول کر لیا کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا۔ (وہ خط مَیں ڈاکخانہ سے وصول کرتا تھا اور حضرت صاحب کو پہنچا دیا کرتا تھا) اور حضرت صاحب مجھے ان کے پیسے دے دیا کرتے تھے۔ ایک دن مَیں نے خواجہ صاحب کے سامنے بے رنگ خط وصول کئے تو خواجہ صاحب نے مجھے روکا کہ بے رنگ خط مت لو۔ مَیں نے کہا مَیں تو ہر روز وصول کرتا ہوں اور حضرت صاحب کو پہنچاتا ہوں اور حضرت نے مجھے کبھی نہیں روکا۔ مگر اس پر بھی مجھے خواجہ صاحب نے سختی کے ساتھ روک دیا کہ یہ بے رنگ خط وصول نہیں کرنے۔ جب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ڈاک پہنچانے گیا تو مَیں نے عرض کی کہ حضور! آج مجھے خواجہ صاحب نے بے رنگ خط وصول کرنے سے سختی سے روک دیا ہے۔ حضور فرمائیں تو

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اب بھی بھاگ کر ڈا کخانے سے لے آؤں؟ حضرت صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے کہ ان بے رنگ خطوں میں سوائے گالیوں کے کچھ نہیں ہوتا۔ اور یہ خط گمنام ہوتے ہیں۔ (نام بھی نہیں لکھا ہوتا۔) اگر یہ لوگ اپنا پتہ لکھ دیں تو ہم انہیں سمجھا سکیں مگر شاید یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہ کریں۔ حالانکہ ہمارا کام مقدمہ کرنا نہیں ہے۔ کہتے ہیں اس دن کے بعد سے پھر میں نے بے رنگ خط وصول کرنے چھوڑ دیئے۔

(ماخوذ از سیرت المھدی جلد اول حصہ دوم روایت نمبر455 صفحہ434 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل مجھ سے بیان کیا کہ بعض دفعہ مرزا نظام الدین کی طرف سے کوئی رذیل آدمی اس بات پر مقرر کر دیا جاتا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دے۔ (اُن کے چچازاد تھے جو اسلام سے بھی برگشتہ تھے۔ وہ کسی کو مقرر کر دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں دو۔) چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ ساری رات وہ شخص گالیاں نکالتا رہتا تھا۔ (جس کو مقرر کیا گیا ہے، وہ آپ کے گھر کے سامنے کھڑا ہے، ساری رات اونچی اونچی گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے)۔ اور جب سحری کا وقت ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دادی صاحبہ کو کہتے کہ اب اس کو کھانے کو کچھ دو کہ یہ ساری رات گالیاں نکال نکال کے تھک گیا ہوگا۔ اس کا گلا خشک ہو گیا ہوگا۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں حضرت صاحب کو کہتی کہ ایسے کمبخت کو کچھ نہیں دینا چاہئے تو آپ فرماتے ہم اگر کوئی بدی کریں گے تو خدا دیکھتا ہے اور ہماری طرف سے کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم روایت نمبر 1130 صفحہ نمبر 102 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مجلس میں آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آ جائے تو بُرے نام سے یاد نہیں کرتے۔ (اوّل تو مجلس میں کسی دشمن کا ذکر ہی نہیں کرتے اور اگر ذکر آ بھی جائے تو کبھی یہ نہیں ہوا کہ اس کو کسی بُرے نام سے پکارا ہو)۔ یہ ایک بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ ورنہ جس طرح کی ایذا قوم نے دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ اسے واقعی دنیا دار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کُڑھتے رہتے۔ اور ہیر پھیر کر انہی کا مذکور درمیان میں لاتے۔ اور یوں حواس پریشان ہو جاتے اور کاروبار میں خلل آ جاتا۔ زٹلی جیسا گالیاں دینے والا عرب کے مشرک بھی حضور سید سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نہ لا سکے۔ مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ ناپاک پرچہ اوقاتِ گرامی میں کوئی بھی خلل کبھی بھی ڈال نہیں سکا۔ تحریر میں ان موذیوں کا برمحل ذکر کوئی دیکھے تو یہ شاید خیال کرے کہ رات دن اِنہی مفسدین کا آپ ذکر کرتے ہوں گے۔ (اگر کبھی تحریر میں کسی بات میں ان لوگوں کا ذکر کر دیا تو شاید خیال آئے کہ رات دن شاید انہی لوگوں کا آپ کے دل میں خیال ہوتا ہوگا، تب یہ کتابوں میں ذکر ہو گیا۔ کہتے ہیں، نہیں اس طرح کبھی نہیں ہوا) بلکہ یک مجسٹریٹ کی طرح جو ایک مفوضہ ڈیوٹی سے فارغ ہو کر پھر کسی کی ڈگری یا dissmiss یا سزا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ وہ تو اس طرح کرتے تھے کہ جس طرح ایک مجسٹریٹ کرتا ہے، کوئی سرکاری افسر کرتا ہے کہ جو بھی اس کے فرائض میں شامل ہے وہ فیصلہ کر دیا تو پھر اُس کے بعد اُس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ (یہی حال آپ کا تھا۔ کتاب میں لکھنا تھا، لکھنے کی ضرورت محسوس کی، لکھ دیا۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ پھر مجلسوں میں اور محفلوں میں اس کا ہی ذکر چلتا رہا ہے)۔ کہتے ہیں کہ اور نہ اسے (جس طرح مجسٹریٹ کو) درحقیقت کسی سے ذاتی لگاؤ یا اشتعال ہوتا ہے اسی طرح حضرت صاحب بھی تحریر میں ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کے لئے لوجہ اللہ لکھتے تھے۔ (یعنی کہ حق کو ظاہر کرنے کے لئے اور جھوٹ کو جھٹلانے کے لئے، اس کی حقیقت بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر لکھتے تھے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا)۔ آپ کے نفس کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز فرمایا: مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے، آخر وہی شرمندہ ہوگا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از مولانا عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی صفحہ 51-52۔ پبلشرز ابوالفضل محمود قادیان)

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر پرانے دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچازاد بھائیوں مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب کو جانتے ہیں۔ یہ دونوں اپنی بے دینی اور دنیا داری کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت ترین مخالف تھے۔ بلکہ حقیقتاً وہ اسلام کے ہی دشمن تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نقصان پہنچانے کے لئے حضور کے گھر کے سامنے مسجد مبارک کے قریب دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا۔ یہ مشہور واقعہ ہے۔ اس کی وجہ سے نمازیوں کو دِقّت ہوتی تھی۔ ملاقاتیوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے جو آتے تھے آنے جانے میں دِقّت ہوتی تھی۔ اور تھوڑی سی جماعت جو تھی وہ سخت مشکل میں گرفتار تھے بلکہ سخت مصیبت میں گرفتار تھے گویا کہ قید ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے وکلاء کے مشورے سے قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی اور لمبا عرصہ یہ مقدمہ چلتا رہا۔ پھر آخر اللہ تعالیٰ کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس مقدمے سے فتح ہوئی اور دیوار گرائی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وکیل نے حضور سے اجازت لینے، بلکہ اطلاع تک دینے کے بغیر مرزا امام دین صاحب اور نظام دین صاحب کے خلاف خرچے کی ڈگری کر دی اور اس کی وجہ سے ان کی جو جائیداد تھی اس کی قرقی کا حکم جاری ہو گیا۔ اور (ان کے پاس) مرزا صاحبان کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا جو دیتے۔ انہوں نے باوجود ساری دشمنی کے جب فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں ہو گیا تو پھر لجاجت سے یہ خط لکھا کہ بھائی ہو کر اس قرقی کے ذریعے ہمیں کیوں ذلیل کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ وکیل پر سخت ناراض ہوئے کہ مَیں نے کب کہا تھا کہ یہ مقدمہ کرو؟ فوراً یہ واپس لیا جائے اور ان کو جواب بھیجا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہوگی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔

(ماخوذ از سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم اے صفحہ59-60۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس روایت کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام یا خواب یہ اطلاع دی تھی کہ یہ بار ان پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے مخالف رشتہ دار بہت تکلیف میں ہیں (اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اطلاع دی کہ عدالت کا قُرقی کا، جائیداد بیچنے کا جو حکم ہوا یہ ان پر بہت زیادہ بار ہے اور اس کی وجہ سے رشتے دار تکلیف میں ہیں)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ مجھے ساری نیند نہیں آئے گی۔ اسی وجہ سے فوراً آدمی بھیجا کہ جو ان کو جا کر بتا دے کہ تمہیں سارا خرچ معاف ہے کوئی قرقی وغیرہ نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلددوم صفحہ81۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کے زمانے میں خصوصاً ابتدائی ایام میں قادیان کے لوگوں کی طرف سے جماعت کو سخت تکلیف دی جاتی تھی۔ مرزا امام دین صاحب (جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے) اور مرزا نظام دین صاحب وغیرہ کی انگیخت سے قادیان کی پبلک خصوصاً سکھ ایذاء رسانی پر تلے ہوئے تھے۔ وہ لوگ ان لوگوں کو، سکھوں کو بھڑکاتے تھے اور وہ خاص طور پر احمدیوں کو یا جو بھی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے آتا تھا اُسے بہت تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ اور صرف باتوں تک ایذاء رسانی محدود نہیں تھی بلکہ دنگا فساد کرنے اور زدوکوب تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ مار پیٹ تک ہو جاتی تھی۔ اگر کوئی احمدی مہاجر بھولے سے کسی زمیندار کے کھیت میں رفع حاجت کے واسطے چلا جاتا (ہمارے دیہاتوں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ وہاں تو باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا) تو وہ سکھ جوتے انہیں مجبور کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ سے اپنا گند اٹھائیں اور کئی دفعہ معزز احمدی اُن کے ہاتھوں سے مار بھی کھاتے تھے، پِٹ جاتے تھے۔ اور اگر کوئی احمدی ڈھاب میں سے کچھ مٹی لینے لگتا تو یہ لوگ مزدوروں سے ٹوکریاں اور کدالیں چھین کر لے جاتے اور اُن کو وہاں سے نکال دیتے۔ اور اگر کوئی سامنے سے کچھ بولتا تو گندی اور فحش قسم کی گالیوں کے علاوہ اسے مارنے کے واسطے تیار ہو جاتے۔ کہتے ہیں آئے دن یہ شکایتیں حضرت صاحب کے پاس پہنچتی رہتی تھیں، مگر آپ ہمیشہ یہی فرماتے کہ صبر کرو۔ لوگوں کو ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ گالیاں سنو۔ بے شک ماریں کھاؤ۔ بس صبر کرو۔ بعض جوشیلے احمدی حضرت صاحب کے پاس آتے اور عرض کرتے کہ حضور ہم کو صرف ان کے مقابلہ کی اجازت دے دیں اور بَس پھر ہم ان کو خود سیدھا کر لیں گے۔ حضور فرماتے: نہیں، صبر کرو۔ ایک دفعہ سید احمد نور مہاجر کابلی نے اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ (کابل کے رہنے والے تھے، پٹھان تھے) اور مقابلے کی اجازت چاہی۔ غصے کی طبیعت تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر امن اور صبر کے ساتھ یہاں رہنا ہے تو یہاں رہو اور اگر لڑنا ہے اور صبر نہیں کر سکتے تو کابل چلے جاؤ۔ چنانچہ یہ اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ بڑے بڑے معزز احمدی جو کسی دوسرے کی ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے وہ ذلیل وحقیر لوگوں کے ہاتھ سے تکلیف اور ذلت اٹھاتے تھے اور دَم نہ مارتے تھے۔ مگر ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک غریب احمدی نے اپنے مکان کے واسطے ڈھاب سے کچھ بھرتی اٹھائی (مکان کے لئے اس نے کچھ مٹی اُٹھائی۔) تو سکھ وغیرہ ایک بڑا جتھہ بنا کر اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اُن کے مکان پر حملہ آور ہو گئے۔ پہلے تو احمدی بچتے رہے لیکن جب انہوں نے بے گناہ آدمیوں کو مارنا شروع کیا اور مکان کو بھی نقصان پہنچانے لگے تو بعض احمدیوں نے بھی مقابلہ کیا جس پر طرفین کے آدمی زخمی ہوئے اور بالآخر حملہ آوروں کو بھاگنا پڑا۔ چنانچہ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قادیان کے غیر احمدیوں کو عملاً پتہ لگا کہ احمدیوں کا ڈر اُن سے نہیں بلکہ اپنے امام سے ہے۔ اس کے بعد پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کی اور چونکہ احمدی سراسر مظلوم تھے اور غیر احمدی جتھہ بنا کر ایک احمدی کے مکان پر جارحانہ طور پر لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے تھے اس لئے پولیس باوجود مخالف ہونے کے اُن کا چالان کرنے پر مجبور تھی۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ اب ہتھکڑی لگتی ہے تو اُن کے آدمی حضرت صاحب کے پاس دوڑے آئے کہ ہم سے قصور ہو گیا ہے۔ حضور ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاف کر دیا۔

(ماخوذ از سیرت المھدی جلد اول حصہ اول روایت نمبر140۔صفحہ129تا131مطبوعہ ربوہ)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں کہ میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا۔ یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنۃ المشرقیہ کہا کرتا تھا۔ (یعنی کہ مشرقی زبانوں کا مجدد)۔ حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا۔ اور اس طرح پر جماعت کی دل آزاری کرتا۔ میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے

تکلیف ہوتی۔ کیونکہ وہاں سے ہی وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا۔ 2/اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنۂ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کردوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہوگا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔ (کیونکہ ایسا گندہ لٹریچر تھا کہ جو لوگ گندگی کے لحاظ سے اُس لٹریچر سے واقف ہیں، وہ کہیں گے کہ اس پر ضرور مقدمہ ہونا چاہئے تھا)۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 113-114)

پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نصیحت جو آپؑ نے اپنی جماعت کو کی لکھتے ہیں۔ مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میاں الہ دین صاحب عرف فلاسفر نے جن کی زبان کچھ آزاد واقع ہوئی ہے، مولوی عبدالکریم صاحب کی کچھ گستاخی کی جس پر مولوی صاحب کو غصہ آ گیا۔ انہوں نے فلاسفر صاحب کو تھپڑ مار دیا۔ اس پر فلاسفر اور تیز ہو گیا اور بُرا بھلا کہنے لگا۔ جس پر بعض لوگوں نے اس فلاسفر کو خوب اچھی طرح مارا پیٹا۔ اس پر اس نے چوک میں کھڑے ہو کر رونا چلانا شروع کر دیا۔ اتنی آواز بلند ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کانوں تک آواز پہنچ گئی۔ آپ نماز مغرب سے قبل مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے اور آپ مسجد میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگے۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کسی کو مارنا بہت ناپسندیدہ فعل ہے اور یہ بہت بُری حرکت کی گئی ہے۔ مولوی صاحب نے فلاسفر کا گستاخانہ رویہّ اور اپنی بریّت کے متعلق کچھ عرض کیا۔ آپ نے بڑے غصے میں فرمایا بہر حال یہ ناواجب بات ہوئی ہے۔ جب خدا کا رسول آپ لوگوں کے اندر موجود ہے تو آپ کو خود بخود اپنی رائے سے کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا۔ کہتے ہیں کہ ان باتوں پر مولوی صاحب رو پڑے اور حضرت صاحب سے معافی مانگی اور اس کے بعد مارنے والے ساروں نے، اس فلاسفر سے جس کو مارا تھا جا کر معافی مانگی اور اس کو راضی کیا بلکہ لکھا ہے کہ اُس کو دودھ وغیرہ بھی پلایا۔

(ماخوذاز سیرت المہدی حصہ دوم جلد اول روایت نمبر 437۔ صفحہ 394-395 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان؟ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰسٓ:31) پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوں اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا''۔ (یہ غیر احمدیوں کا نظریہ ہے نا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اتریں گے۔ فرمایا کہ اس طرح اگر کوئی اترے گا تو اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا؟) ''پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66-67)

اب جو یہ احمدیوں کو کہتے ہیں، اعتراض کرتے ہیں اور بعض کمزور طبع ان غیروں کی باتوں میں آ جاتے ہیں کہ تم لوگ کب تک صبر کرتے رہو گے۔ مَیں نے پچھلے (خطبہ) میں بھی ذکر کیا تھا۔ پتہ نہیں یہ جو ہمارے نام نہاد ہمدردی کرنے والے ہیں ان کو ہماری اتنی فکر کیوں ہے؟ اپنے آپ کو سنبھالیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں کہ اپنی عاقبت خراب نہ ہو رہی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ مشکلات اور مخالفتیں تھوڑے عرصے میں دور ہو جائیں گی اور احمدیت کی اکثریت دنیا میں تیس سال یا چالیس سال یا سو سال میں ہو جائے گی بلکہ فرمایا کہ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی (اور یہ حوالہ جو آپ نے لکھا ہے یہ تذکرۃ الشہادتین کا ہے جو 1903ء میں لکھی گئی تھی۔ یعنی ایک سو سات سال پہلے)۔ اور آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 198 ممالک میں پہنچ چکی ہے، اور روز بروز یہ جماعت ترقی کر رہی ہے اور آج ہم دنیا کے ہر خطہ میں جماعت احمدیہ کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اس ترقی نے ہی دشمن کو بوکھلا دیا ہے۔ یہ جو مخالفتیں بڑھ رہی ہیں، دشمنیاں بڑھ رہی ہیں، جماعت کے خلاف منصوبہ بندیاں بڑھ رہی ہیں، یہ صرف اس لئے ہیں کہ جماعت ان کو پھیلتی نظر آ رہی ہے۔ پس یہ تخم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بویا تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا وہ تو پھل پھول رہا ہے۔ ہاں قانونِ قدرت ہے کہ سرسبز اور پھلنے والے جو درخت ہوتے ہیں اُن میں بھی بعض دفعہ اِکّا دُکّا خشک ٹہنیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں تو درخت کا جو مالک ہے وہ ایسی ٹہنیوں کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے اور اس سے درخت کے پھل پھول لانے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لگایا ہوا یہ سرسبز درخت جو ہے یہ تو صبر اور دعا کے پانی سے سینچا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پھلتا پھولتا رہے گا۔ جو شاخ بھی اس پانی سے فیض حاصل نہیں کرے گی، اُس کی حالت سوکھی ٹہنی کی طرح ہوگی اور وہ کٹ جائے گی، کاٹ دی جائے گی۔ پس ان حالات میں جبکہ احمدیت کی مخالفت میں جیسا کہ میں نے کہا تیزی آئی ہے اور مزید مخالفت بڑھ رہی ہے بلکہ بعض جگہ جہاں افریقن ممالک میں کم ہو گئی تھی، وہاں دوبارہ شروع ہوئی ہے۔ تو صبر اور دعا کے ساتھ ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر مدد مانگے اور اس سرسبز اور بڑھنے اور پھلنے اور پھولنے والے درخت کا حصہ بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ آئس لینڈ میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

(رپورٹ: عبدالشکور اسلم خان۔ آئس لینڈ)

الحمدللہ جماعت احمدیہ آئس لینڈ کا پہلا جلسہ پیشوایان مذاہب مورخہ 15 نومبر 2010ء کو ریکیاوک (Reykjavik) کے معروف کلچرل سنٹر Nordic house میں منعقد کیا گیا۔

اس جلسہ کے لئے تیاری ایک عرصہ سے ہو رہی تھی۔ دعوت نامے بھی تقسیم کئے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ ای میل کے ذریعہ کثیر تعداد میں لوگوں کو اس کے دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ نیز اس سلسلہ میں اخبار میں بھی ایک مضمون شائع ہوا جس میں خاکسار صدر جماعت ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان نیز واقف زندگی شرافت اللہ خاں کی تصویر بھی شائع ہوئی۔ علاوہ ازیں بک سٹال پر آنے والے احباب میں بھی دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

اس جلسہ کے لئے جرمنی کے امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب اور جماعت جرمنی کے نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ جبکہ ایم ٹی اے کی طرف سے اس جلسہ کی کارروائی کو ریکارڈ کرنے کے لئے مکرم سلطان احمد صاحب بھی جرمنی سے تشریف لائے تھے۔

جلسہ کی کارروائی پانچ بجے شروع ہوئی۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن سے کیا گیا جو کہ خاکسار نے کی۔ جس کا ترجمہ مکرم Gunnar jonsson صاحب نے آئس لینڈ کی زبان میں کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس جلسہ کی غرض و غائیت نیز اس کی مختصر تاریخ پیش کی۔ اس جلسہ کی موڈریشن کے فرائض یہاں کے زیر تبلیغ یونیورسٹی میں مذہب کی Phd. کی تعلیم لینے والے آئس لینڈ کے باشندے مکرم بیارنی Bjarni نے ادا کئے۔

جلسہ کی پہلی تقریر بدھ مذہب کی آئس لینڈ میں لیڈر محترمہ Eyglo Jonnsdottir نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بدھ مذہب کے عقائد بیان کئے۔ اور بدھ مذہب کے بانی کی زندگی اور تعلیم پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر عیسائی مذہب کے ماننے والے یونیورسٹی کے پروفیسر مکرم ڈاکٹر پیٹر پیٹرسن Petur Petturson نے کی۔ انہوں نے اس جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور UK کے جلسہ سالانہ 2010ء میں اپنی شرکت کا بتایا۔ اور عیسائیت کے بانی حضرت عیسیٰ کی زندگی پر نیز عیسائی عقائد پر روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب جو بطور نمائندہ حضور اقدس اس جلسہ میں شرکت کر رہے تھے کی تھی۔ ان کی تقریر اسلام کے بانی اور فخر دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے کارہائے نمایاں پر تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر روشنی ڈالی اور اسلام میں مساوات اور برابری کے اصول کو پیش کیا۔ جہاد کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا۔ لوگوں نے بعد میں برملا اظہار کیا کہ انہیں ان باتوں کا پہلے علم نہیں تھا۔

تقاریر کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا گیا اور یہ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس میں بعض معزز سامعین نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ کے بعد ریفریشمنٹ کے دوران مہمانوں سے مزید رابطہ پیدا کرنے کا موقعہ ملا اور تعارف بھی حاصل ہوا۔ یہ تقریب جس میں 35 افراد شامل ہوئے تقریباً آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس جلسہ پر کتب کا سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ جس سے جلسہ پر آنے والے متعدد افراد نے استفادہ کیا۔ کئی کتب فروخت بھی کی گئیں۔ اور کئی مہمانوں نے کتب کے متعلق سوالات بھی کئے اور اس طرح مزید رابطہ پیدا ہوا۔ الحمدللہ یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

اس سے اگلی شام پانچ بجے ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب کی یونیورسٹی میں تقریر تھی جس کا موضوع امن اور اس کا اسلامی تصور تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہائت عمدگی سے اسلامی تعلیم کو پیش کیا اور اس کے ذریعہ دنیا میں قیام امن کے طریق بتائے اور اسلامی مساوات کو اس چیز کی بنیاد بتایا۔ اس لیکچر کا اہتمام کرنے والے نیز سننے والے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ انہوں نے اس کی افادیت کا برملا اظہار بھی کیا۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب اور
مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید کا ذکر خیر

(ڈاکٹر محمد جلال شمس۔ لندن)

ہماری رہائش محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) میں تھی۔ مَیں اس وقت پرائمری سکول کا طالبعلم تھا۔ اسٹیٹ کے منتظمین کو متعدد بار ''صدیقی صاحب'' کا ذکر کرتے سنا۔ اسٹیٹ کا کوئی کام ہو، کسی بڑے سرکاری افسر سے ملنا ہو یا کوئی اور مسئلہ ہوا سٹیٹ کے ذمہ دار لوگ مکرم صدیقی صاحب کا نام لیتے اور ان سے مدد لے کر اس مسئلہ کو حل کرنے کی باتیں ہوتیں۔ اسٹیٹ میں کوئی مرد یا عورت زیادہ گہرے مریض ہوتے تب بھی مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کا تذکرہ ہوتا۔ مَیں نے ان کو دیکھا تو نہیں تھا لیکن میرے ذہن میں یہ تأثر ضرور تھا کہ صدیقی صاحب کوئی بڑی شخصیت ہیں۔ بعد میں جب مَیں نے ان کو دیکھا تو ان کو اپنی سوچ سے کہیں بڑھ کر پایا۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب حیدرآباد ڈویژن کے امیر تھے۔ وہ امراض سینہ وقلب کے ماہر تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت کے شیدائی تھے۔ میرپورخاص سندھ میں ان کی رہائش تھی اور وہیں ان کا کلینک تھا۔ صبح سے شام تک مریضوں کا تانتا بندھا رہتا۔ بعض اوقات ڈاکٹر صاحب لمبے عرصہ کے لئے جلسہ سالانہ، اجتماعات یا جماعتی شوریٰ میں شرکت کی غرض سے ربوہ چلے جاتے تو ان دنوں میں ان کا کلینک خاموشی کی چادر اوڑھ لیتا لیکن جونہی ڈاکٹر صاحب کی واپسی ہوتی دوبارہ مریضوں کی بھیڑ لگ جاتی۔ دیکھنے والا حیران ہو کر سوچتا کہ ان مریضوں کو ڈاکٹر صاحب کی واپس آمد کا پتہ کیسے لگا ہے؟ میرپورخاص میں سرکاری ہسپتال موجود ہے اس کے باوجود مریض ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب سے علاج کروانے کے خواہشمند ہوتے۔ تمام بڑے بڑے سرکاری افسران ڈاکٹر صاحب کے کلینک سے مفت علاج کرواتے۔ پورے علاقہ میں ڈاکٹر صاحب کی بے انتہا عزت تھی۔ ڈاکٹر صاحب غریبوں کے ہمدرد اور بے سہارا لوگوں کا سہارا تھے۔ غریبوں کا علاج مفت کرتے اور ہر طرح ان کا خیال رکھتے۔

ڈاکٹر صاحب پارٹیشن کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر میرپورخاص میں آباد ہوئے اور خدمت انسانیت کے جذبہ کے تحت ''فضل عمر کلینک'' بنا کر مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف عمل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ کلینک میں لیبارٹری، ایکسرے اور فارمیسی کی سہولت بھی موجود تھی۔ ضرورت پڑنے پر مریض کے لئے خون کا انتظام بھی موجود تھا۔ ان وجوہات کی بنا پر ڈاکٹر صاحب کے پاس مریضوں کا تانتا بندھا رہتا۔ نہ صرف میرپورخاص شہر میں بلکہ اس پورے علاقہ میں ڈاکٹر صاحب کی بے حد عزت تھی۔

بڑے بڑے سندھی وڈیرے اور رئیس ڈاکٹر صاحب کے پاس علاج کے لئے آتے اور آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ پاکستان کے سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو صاحب کی والدہ صاحبہ نے تو ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب بسا اوقات شام کے وقت جونیجو صاحب کی گوٹھ (گاؤں) ''سندھڑی'' جاتے اور رات کو بہت دیر کے بعد واپس آتے۔ آپ کی کوٹھی سلسلہ کے بزرگان اور خدام دین کی آماجگاہ تھے۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بھی تشریف لاتے اور ڈاکٹر صاحب کے گھر کو برکتیں بخشتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب کی کوٹھی میں رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر عاجز کو بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحبت صالحہ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔

خاکسار بطور مربی حیدرآباد میں متعین تھا۔ جماعتی ضروریات کے لئے بسا اوقات میرپورخاص جانا ہوتا۔ مَیں عمر کے لحاظ سے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کے بچوں جیسا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب مربی ہونے کی وجہ سے عاجز کا بے حد احترام کرتے۔ اس دور میں میرپورخاص میں ''ماموں جی کا ہوٹل'' خاصا مشہور تھا۔ مکرم مولانا محمد دین صاحب مرحوم ان ایام میں میرپورخاص میں مربی تھے۔ مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب مرحوم ہم دونوں کو ''ماموں جی کے ہوٹل'' لے جاتے اور ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھاتے اور اس طرح خاکسار کی عزت افزائی کرتے۔

اس زمانہ میں سندھ میں ملیریا بخار بہت عام تھا۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ زکیہ فردوس بیمار ہوگئی۔ اس کا بخار اتر ہی نہیں رہا تھا۔ ہم اسے ڈاکٹر صاحب کے کلینک لے گئے۔ آپ نے معائنہ کرنے کے بعد ایکسرے کروانے کی ہدایت دی۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب کے کلینک میں ہی بچی کا ایکسرے کروایا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایکسرے کا معائنہ کیا اور کچھ سوچ کر فرمایا کہ دوبارہ ایکسرے کروائیں۔ چنانچہ ایک دفعہ پھر بچی کا ایکسرے کروایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ ایکسرے کو غور سے دیکھا اور فرمایا الحمدللہ کوئی خطرے کی بات نہیں۔ عاجز کے استفسار پر فرمانے لگے کہ پہلی دفعہ ایکسرے دیکھ کر مجھے کچھ شک سا ہوا تھا۔ مَیں نے سوچا بچی چھوٹی ہے۔ کہیں میری غفلت سے بچی کی آئندہ زندگی خطرے میں نہ پڑ جائے۔ اس لئے دوبارہ ایکسرے کروانا چاہئے۔ اب دوسرا ایکسرے دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں۔ معمولی ملیریا بخار ہے انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے کلینک کے میڈیکل سٹور سے دوائی لے کر دی اور ہم سے اس سارے عمل کی کوئی قیمت وصول نہیں کی۔

ایک دفعہ ڈاکٹر صدیقی صاحب اپنی کار میں کہیں جا رہے تھے۔ خاکسار اور مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں کار میں کوئی خرابی واقع ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب گاڑی سے باہر نکل آئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد ایک سندھی وڈیرے کا وہاں سے گزر ہوا۔ انہوں نے فوراً اپنی جیپ کھڑی کی اور ڈاکٹر صاحب کے پاس آ کر پوچھا کہ آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں۔ جب ان کو پتہ لگا کہ ڈاکٹر صاحب کی کار خراب ہوگئی ہے تو بڑی لجاجت سے کہنے لگا ڈاکٹر صاحب! میری جیپ حاضر ہے۔ آپ میری جیپ لے لیں اور جتنے دن چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ میری دوسری گاڑی آ رہی ہے فکر کی کوئی بات نہیں۔ اس واقعہ سے بھی پتہ لگتا ہے کہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب مرحوم کی اس علاقہ میں کس قدر عزت تھی۔

ڈاکٹر صدیقی صاحب کو دل کی تکلیف تھی۔ آپ کے پاس ایک فولڈنگ چیئر تھی جو واکنگ سٹک کے طور پر بھی کام کرتی تھی۔ ایک دفعہ آپ جلسہ سالانہ پر جا رہے تھے راستہ میں آپ احمدی احباب سے ملنے ان کے سپیشل کمپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ چلتے ہوئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ فولڈنگ چیئر کو بچھا کر اس پر بیٹھ کر آرام کرتے اور کچھ دیر کے بعد دوبارہ چلنے لگتے۔ ریل کے ڈرائیور اور گارڈ کو بتا دیا گیا تھا۔ جب تک ڈاکٹر صاحب احمدی احباب سے مل کر واپس اپنی سیٹ پر نہیں پہنچ گئے ریل کے منتظمین نے ڈاکٹر صاحب کے احترام میں گاڑی کو روکے رکھا۔

ڈاکٹر صاحب کے دل میں خلیفۂ وقت کے لئے بے حد احترام تھا۔ حضور بھی ڈاکٹر صاحب سے بہت پیار کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور اقدس ڈاکٹر صاحب کے لئے ربوہ سٹیشن پر گاڑی بھجوا دیتے۔ اجتماعی ملاقات کے موقع پر بھی آپ حضور اقدس کے قریب ہوتے۔ ایک دفعہ ایک ملکی انتخاب کے بعد جلسہ سالانہ کے موقع پر اجتماعی ملاقات میں حضور نے ڈاکٹر صاحب کے کام کی تعریف فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ تو محض حضور کی دعاؤں کے طفیل سب کچھ ہو رہا ہے۔ میری کوشش کا تو اس میں کوئی دخل نہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کا بیٹا عبدالمنان صدیقی چھوٹا سا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ کسی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کا بیٹا بھی انشاء اللہ ایک دن ڈاکٹر بنے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ فی الحال تو وہ چھوٹی چھوٹی مشینوں اور کھلونوں وغیرہ کی جوڑ توڑ میں مصروف رہتا ہے۔ اس سے تو لگتا ہے کہ اس کا رجحان انجینئرنگ کی طرف ہے۔ بعد میں آپ کا بیٹا بھی ڈاکٹر بنا۔ یہ سب والدین کی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ عبدالمنان کو اس کے والدین پیار سے ''منّو'' کہتے تھے۔ منّو، مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کا بیٹا اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا نواسہ تھا۔ بچپن سے ہی اس کی تربیت اچھے ماحول میں ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی، غریبوں کا ہمدرد، یتیموں اور بیواؤں کا سہارا اور خلافت احمدیہ کا فدائی تھا۔ پاکستان سے میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد امریکہ سے خصوصی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ امریکہ کے ایک ہسپتال میں کام کیا۔ پھر اپنے والد صاحب کی خواہش پر واپس پاکستان پہنچ کر اپنے والد صاحب کے کلینک میں کام شروع کیا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب نے کلینک کی تمام ذمہ داریاں اپنے بیٹے کے سپرد کر دیں۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی نے اپنے بزرگ والد کی قائم کردہ حسین روایات کو زندہ رکھا۔ آپ غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کا سہارا تھے۔ اپنے والد بزرگوار کی نیک روایت پر عمل کرتے ہوئے غریبوں کا مفت علاج کرنے کے علاوہ ان کی مالی مدد بھی کرتے۔ سندھی وڈیروں کے ساتھ بھی ان کے گہرے تعلقات تھے۔ ڈاکٹر صاحب سندھی رئیسوں کو تبلیغ کرتے اور انہیں ربوہ لے کر جاتے۔ مجھے ایک بار ڈاکٹر صاحب کے پاس جانے کا موقع ملا جس کی حسین یادیں اب تک دل میں تازہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مجھے ساتھ لے کر مِٹھّی کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ مِٹھّی میں جماعت کا ایک کلینک ہے جس کے عین سامنے سڑک پر ایک گیٹ بنا ہوا ہے جس پر کلمہ طیبہ بہت بڑے حروف میں لکھا ہوا ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے کہا کہ دیکھئے ہم پر کلمہ طیبہ کی پابندی عائد ہے۔ مولا کریم نے ہمارے ہسپتال کے لئے کلمہ طیبہ کا انتظام فرما دیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب خود تو مریضوں کے معائنہ میں مشغول ہو گئے اور ڈرائیور کو کہا کہ مجھے مِٹھّی کی سیر کرائے۔ چنانچہ خاکسار نے ریت کے بڑے بڑے ٹیلوں کے علاوہ مِٹھّی شہر کی بھی سیر کی اور احمدیہ مشن ہاؤس بھی دیکھا۔ نیز وہاں پر متعین مربی صاحب سے ملاقات بھی کی۔ مربی صاحب نے یہ ایمان افروز بات بیان کی کہ مِٹھّی کے ریتلے علاقہ میں جہاں سالہا سال ایک قطرہ بارش نہیں ہوتی وہاں ایک بار اتنی بارش ہوئی کہ سارا شہر ڈوب گیا اور پاکستان آرمی کے جوانوں نے فوجی کشتیوں کے ذریعہ لوگوں کو نکال کر محفوظ مقام تک پہنچایا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی نے مِٹھّی کے بعد بعض اور مقامات پر بھی میڈیکل کیمپ لگا کر غریب مریضوں کا علاج کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ ایک بکرا صدقہ بھی کیا۔ جمعہ کی نماز محمد آباد سٹیٹ میں ادا کی اور شام کو محمود آباد اسٹیٹ میں (بحیثیت امیر ضلع) صدران ضلع کی میٹنگ میں بھی شرکت کی اور رات کو دیر سے واپس اپنے گھر پہنچے۔

عزیزم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے بچپن میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم نصیر احمد انجم کے ساتھ بھائی بننے کا عہد کیا اور پھر تادم واپسی اس پر قائم رہے۔ اسی تعلق کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب مرحوم اس عاجز کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اور مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھتے تھے۔ جن دنوں خاکسار کوترکی میں اسیر راہ مولا بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان ایام میں ڈاکٹر صاحب مرحوم عزیزم نصیر احمد کو فون کر کے عاجز کے بارہ میں پوچھتے رہے۔ جس روز عاجز کراچی ائرپورٹ پر اترا ڈاکٹر صاحب سات آٹھ احباب کے ساتھ اس عاجز کے استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔ واپسی پر خود مجھے ائرپورٹ پر الوداع کرنے کے لئے تشریف لائے اور مجھے شلوار قمیص کا اتنا قیمتی جوڑا تحفہ کے طور پر دیا جس کی قیمت عام جوڑے سے تین گنا زیادہ تھی۔ جتنے روز مَیں میرپورخاص میں مقیم رہا ڈاکٹر صاحب نے اپنی کوٹھی میں میری رہائش کا انتظام کیا اور اپنے کام ہمہ وقت خاکسار کے لئے وقف کر دی۔ علاوہ ازیں میرے اعزاز میں ایک ضیافت کا اہتمام بھی کیا جس میں شہر کے بڑے افسران اور معززین کو بھی مدعو کیا۔ ایک روز خود مجھے ساتھ لے جا کر شہر کی سیر بھی کروائی اور معززین شہر سے میری ملاقات بھی کروائی جن میں سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے افسران کے علاوہ نیشنل اسمبلی کے ممبر بھی شامل تھے۔

عزیزم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نے اپنے والد بزرگوار کے قائم کردہ کلینک کو بہت وسعت دی۔ اس کو مزید وسیع کر کے اس میں نئے وارڈز کا اضافہ کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ آؤٹ ڈور مریضوں کے علاوہ اِن ڈور مریضوں کے لئے چالیس بیڈ مہیا کر کے کلینک کو ہسپتال میں تبدیل کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب اس کو دوصد بیڈز پر مشتمل ہسپتال بنانا چاہتے تھے کہ آپ کے سر پر شہادت کا تاج رکھ دیا گیا اور آپ خدا کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی شہادت سے پہلے آپ کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں اور گمنام فون آتے رہے لیکن اس بہادر شہزادے نے ایک ذرہ بھی پروا نہیں کی۔ آپ فی الواقع انسانیت کے ہمدرد، غریبوں اور بیوگان کا سہارا تھے۔ آپ اپنے ایک ملازم کے بیٹے کی اعلیٰ تعلیم کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کر رہے تھے جو اس ملازم کی ماہوار تنخواہ سے کہیں زیادہ تھے۔ ہر عید کے موقع پر احمدی بچوں اور بچیوں میں عیدی کے طور پر نقد رقم تقسیم کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہجرت کے بعد قریباً ہر سال جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کی۔ صرف اس لئے جلسہ گاہ میں رہائش رکھتے کہ حضور اقدس کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی کر سکیں۔ نیز تہجد کی ادائیگی کی توفیق بھی مل سکے۔

عزیزم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کو سن کر ایک دوست کہنے لگے کہ اگر مجھے علم ہو کہ میری وفات پر حضور انور اسی طرح خطبہ ارشاد فرمائیں گے تو مَیں بخوشی موت کی تمنا کروں۔

اللہ تعالیٰ صدیقی صاحبان اور ان کے وفات شدہ بزرگان اور اعزاء کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان بالخصوص ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید کی اہلیہ اور بچوں کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ 2010ء کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت۔ تقسیم انعامات اور اختتامی خطاب

(مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات۔ باربی کیو۔ تربیت اولاد فورم، وصیت فورم اور مختلف ابتلاؤں اور ان کے نتیجہ میں جماعت پر نازل ہونے والے افضال الٰہی کا تذکرہ)

(محمود احمد ملک، ناظم رپورٹنگ اجتماع)

روحانی جماعتوں کے لئے روحانی اجتماعات کی اہمیت کئی پہلوؤں سے بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس طرح تعلیم و تربیت کے مواقع میسر آتے ہیں، اخلاقی سطح بلند ہوتی ہے۔ علمی اور ورزشی پروگراموں میں شمولیت کے علاوہ تلقین عمل اور دیگر تعمیری پروگراموں میں شرکت کا موقع ملتا ہے۔ دوستوں کی باہم ملاقات بھی اس کا ایک اہم مقصد ہے لیکن برطانیہ کے اجتماعات کی سب سے بڑی برکت خلافت کی قربت اور حضور انور ایدہ اللہ کی نصائح براہ راست سننے کی سعادت نصیب ہونا بھی ہے۔ یہ ساری برکات اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کے سالانہ اجتماع انصاراللہ کے ذریعہ برطانیہ کے انصار کو ایک بار پھر میسر آئیں۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

امسال مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سہ روزہ سالانہ اجتماع یکم تا 3/اکتوبر 2010ء (بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار) اسلام آباد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ امسال بھی لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع بھی انہی ایام میں اسلام آباد میں ہی منعقد کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دونوں اجتماعات ایک ہی مقام پر منعقد کرنے کے حوالے سے پہلا تجربہ گزشتہ سال کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے کامیاب رہا تھا اور برطانیہ کے دُور دراز علاقوں سے آنے والی فیملیوں کے لئے بہت آسانی ہوگئی تھی۔ چنانچہ امسال بھی یہ سلسلہ جاری رکھا گیا۔

انصاراللہ کے اجتماع کے حوالے سے کئی ماہ پہلے عملی کام کا آغاز کردیا گیا تھا اور ایک اجتماع کمیٹی مکرم مرزا عبدالرشید صاحب کی سرکردگی میں مختلف امور سرانجام دینے کے لئے سرگرم عمل ہوچکی تھی۔

اجتماع کا پہلا دن

یکم اکتوبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک اجتماع کا باقاعدہ افتتاح سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ اسلام آباد میں نصب کی جانے والی مارکیوں میں براہ راست سنا گیا جس میں حضور انور نے اجتماع کے بنیادی مقصد عبادت اور خصوصاً نماز کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

حسب پروگرام مجلس انصاراللہ برطانیہ کی مجلس شوریٰ کا انعقاد یکم اکتوبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک کیا گیا تھا جس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز قریباً گیارہ بجے صبح محترم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد دہرانے اور دعا کرنے کے بعد محترم صدر صاحب نے افتتاحی تقریر میں گزشتہ سال کے اہم امور کا ذکر کیا اور آئندہ پیش آمدہ معاملات کے حوالے سے حاضرین کی راہنمائی کی۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ کے لئے منتخب ہونے والی تجاویز پر غور کے لئے دو سب کمیٹیوں جن کا تعلق تربیت اور مال کے شعبہ جات سے تھا، کے اجلاسات بعد ازاں شروع کردیئے گئے۔ مجلس شوریٰ کے اختتامی اجلاس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹس پر غور کرنے اور مختصر بحث کرنے کے بعد سفارشات کو حتمی شکل دیدی گئی۔ یہ سفارشات منظوری کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی جائیں گی۔

یکم اکتوبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک کی شام قریباً سات بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماع کے پہلے اجلاس کے آغاز سے قبل لوائے انصاراللہ لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے لوائے انصاراللہ جبکہ محترم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے لوائے برطانیہ لہرایا۔ دعا کے بعد اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم امیر صاحب برطانیہ کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں برطانیہ میں ہونے والی جماعتی ترقیات کے ضمن میں بیان کیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ آج جو مارکی انصاراللہ کے اجتماع کے لئے لگائی گئی ہے، اتنے ہی سائز کی مارکی جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے لگائی جاتی تھی۔ لیکن اب اسلام آباد اجتماع کے لئے چھوٹا ہوگیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ خلافت احمدیہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کی برکت سے اور جس کی ہدایات پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمیشہ کامیابیاں ہی عطا فرمائی ہیں چنانچہ حضور انور کی ہدایات کے مطابق لیفلٹس کی تقسیم اور بسوں پر دیئے جانے والے محبت کے پیغام، نیز قرآن کریم جلانے کی دھمکی سے متعلق جماعت احمدیہ کے ردّعمل نے ہمارے لئے جہاں عوام کے ذہنوں میں احمدیت کی تعلیم کی عظمت اجاگر کی ہے وہاں دوسرے مسلمانوں کے ردّعمل نے اُن کی حیثیت بھی واضح کردی ہے۔

محترم امیر صاحب نے خلافت سے وابستگی نہ ہونے کے باعث عام مسلمانوں کی حالت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ والسال میں احمدیہ مسجد کے قیام کے وقت وہاں کے ملاّؤں نے ایک جلوس نکالا جس میں بڑے بڑے پوسٹر اٹھائے ہوئے تھے جن پر درج تھا: "No Mosque"۔ اسی طرح ایسٹ لندن میں ہماری مسجد کے افتتاح کے موقع پر تشریف لانے والے انگریز پولیس کمانڈر نے بتایا کہ اُن کو اِس تقریب میں شمولیت سے روکنے کے لئے ملاّؤں کا ایک وفد اُن سے ملا اور مختلف دلائل دیئے کہ کیوں اُنہیں اِس تقریب میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ آخری اور پُرزور دلیل یہ تھی کہ احمدی برطانوی حکومت کے ایجنٹ ہیں اس لئے ان سے بچنا چاہئے۔

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ برطانیہ میں اسلامی اخلاق کے کئی پہلو یہاں کی معاشرتی زندگی کا حصہ ہیں اس لئے اگر ہم برطانوی عوام کو اسلام کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے تقویٰ میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اپنے کردار کو بھی عمدہ بنانا ہوگا اور آج تبلیغ کے میدان میں یہی بات سب سے زیادہ اہم ہے۔ نیز خلافت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے خلافت احمدیہ کی ترقی اور حضور انور کی صحت و عافیت کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ ہماری ترقیات خلافت سے ہی وابستہ ہیں۔

اس کے بعد ''ذکر حبیبؑ'' کے عنوان سے مکرم نصیر احمد قمر صاحب نے تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یورپ میں تبلیغ کے لئے تڑپ اور اس کے لئے کی جانے والی کوششوں کو تفصیل سے بیان کیا اور اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کی زندگی کے مختلف واقعات اور آپ کی تحریرات وفرمودات بیان کرتے ہوئے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ حضور علیہ السلام کو اسلام کا ایسا درد تھا کہ حضورؑ فرماتے ہیں کہ پندرہ سولہ سال کی عمر سے ہی مجھے شوق تھا کہ صلیبی فتنہ کا قلع قمع کروں۔ اور اس مقصد کے لئے آپؑ مختلف اعتراضات کو اکٹھا کرتے اور پھر اُن کا مدلّل جواب دیتے۔ نوجوانی میں آپ کے دائیں بازو کی ہڈی کسی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی اور بعد میں ساری عمر اُس ہاتھ سے چائے کی پیالی اٹھانا بھی آپؑ کے لئے ممکن نہیں تھا لیکن جب اسلام کے دفاع کی بات تھی تو آپؑ نے اپنے اُسی ہاتھ سے اسّی (80) سے زیادہ شاندار کتب تصنیف فرمائیں۔ اور اپنے جذبات کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا کہ ''اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے، وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا''۔ اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی میرا پیارا بننا چاہتا ہے اور میری دعائیں لینا چاہتا ہے تو اُسے چاہئے کہ وہ ہمیں یقین دلادے کہ وہ خادم دین ہے۔

اس تقریر کا انگریزی میں خلاصہ مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خانصاحب نے پیش کیا جس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں ''باربی کیو'' سے لطف اندوز ہونے کے بعد اجتماع کا پہلا روز بخیروخوبی اختتام کو پہنچا۔

اجتماع کا دوسرا دن

ہفتہ 2/اکتوبر 2010ء کو صبح پانچ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک نے درس قرآن کریم دیا۔

اجتماع کا پہلا اجلاس صبح قریباً دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس میں علمی مقابلہ جات (تلاوت، نظم اور فی البدیہہ تقریر) منعقد ہوئے۔ اسی دوران میدان عمل میں والی بال، گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنا وغیرہ کے ابتدائی مقابلہ جات کا انعقاد بھی ہوا۔ قبل از دوپہر علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچ گئے جس کے بعد دوسرا اجلاس بعنوان ''تربیت اولاد'' منعقد ہوا۔

تربیتی اجلاس کا آغاز دوپہر ایک بجے مکرم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب کی اردو زبان میں تھی جس میں انہوں نے اعلان نکاح کے موقع پر تقویٰ کی اہمیت اور رشتہ کے پس منظر میں قول سدید کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر میں مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے انگریزی زبان میں رشتوں کے ٹوٹنے کی وجوہات بیان کیں۔ شادی کے بعد ساس اور بہو کے حوالے سے اختلافات کو تقویٰ میں کمی کا نتیجہ ثابت کیا۔ پھر غیروں میں شادی کرنے کے بداثرات پر روشنی ڈالی اور غیروں کی طرف سے احمدی بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ورغلانے کی کوششوں کے حوالے سے بعض مشاہدات بیان کئے۔ تیسری تقریر میں محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ دراصل جماعتی تعلق میں کمی کے باعث ہمارے بچے غیروں کے فتنوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنی نسلوں کی تربیت کے حوالے سے اپنے فرض کو پہچانیں اور اپنے بچوں کے دوست، ناصح اور حقیقی سرپرست بن کر دکھائیں۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور کے ارشاد پر جماعت نے تحقیق کی ہے کہ رشتوں کے ختم ہونے کی وجوہات کیا ہیں یعنی کیا ثقافت کا فرق، عادات میں فرق، جان بوجھ کر تکلیف پہنچانے کی کوشش یا پھر تقویٰ کی کمی۔ تو ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صبر کی کمی ایک بہت بڑا عنصر ہے اور تکبر دوسری بڑی وجہ ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اپنے گھروں میں بھی باجماعت نمازوں کا اہتمام کریں، کم ازکم ایک کھانا سب لوگ اکٹھے کھائیں۔ جماعتی تقاریب میں بچوں کو ہمراہ لے کر آئیں اور خلیفۂ وقت سے تعلق مضبوط کریں۔

نمازوں کی ادائیگی اور وقفۂ طعام کے بعد تیسرے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ برطانیہ نے بتایا کہ جماعت پر آنے والے مختلف ابتلاؤں اور اُن کے نتیجے میں ہونے والے افضال الٰہی کا تذکرہ ہوگا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت زندگی میں دشمنان اسلام کی طرف سے دیئے جانے والے مصائب اور مسلمانوں کے صبر کے واقعات کو نہایت تفصیل سے اور بہت پُراثر انداز میں بیان کیا اور خصوصاً طائف کے سفر، شعب ابی طالب میں اسیری کے عرصہ اور غزوات کے علاوہ دیگر مواقع پر دشمنوں کی طرف سے دھوکہ دے کر صحابہؓ کی شہادت کے واقعات کو بیان کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم خالد چغتائی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام ''دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف دشمنوں کے ناپاک منصوبوں کو تفصیل سے بیان کیا۔ حضورؑ پر نہ صرف کفر کے فتوے لگائے گئے اور متعدد جھوٹے مقدمات بنائے گئے بلکہ آپؑ کے صحابہؓ کو شہید بھی کیا گیا لیکن دشمن ہمیشہ ناکام و نامراد رہا۔ اسی طرح 1934ء میں فتنہ احرار نے قادیان میں آکر شورش کی لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت جرأت سے احرار کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم سارے مل جاؤ، اور دن رات منصوبے کرو۔ منصوبے کمال تک پہنچادو لیکن یاد رکھو کہ تم نامراد ہوکر مٹی میں مل جاؤ گے اور مَیں اور میری جماعت فتح پائیں گے۔

تیسری تقریر مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی انگریزی زبان میں تھی۔ آپ کا موضوع 1953ء میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا بیان تھا جن کے دوران حکومت بھی واضح طور پر جماعت کے خلاف سرگرم عمل تھی۔ حتیٰ کہ گورنر پنجاب اسماعیل چندریگڑھ نے حضرت مصلح موعودؓ پر بولنے کی پابندی کا حکم بھی جاری کیا۔ جس پر حضورؓ نے یہ پیغام لانے والے افسر سے کہا کہ میری گردن تمہارے گورنر کے ہاتھ میں ہے اور تمہارے گورنر کی گردن میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے......۔ چندہی روز میں حیرت انگیز طور پر گورنر کو نااہل قرار دے کر اُس کے عہدے سے الگ کردیا گیا۔ اسی طرح چیف منسٹر ممتاز دولتانہ کی متعصّبانہ اور معاندانہ حرکتیں تھیں اور اُس کا بدانجام بھی اللہ تعالیٰ نے دکھادیا۔ اُس کا وزیراعظم بننے کا خواب چکناچور ہوکر ختم ہوگیا۔ اسی بارہ میں حضورؓ نے فرمایا تھا کہ اللہ میری مدد کے لئے دوڑا چلا آرہا ہے۔ اگرچہ 1953ء کے فتنہ

میں بعض احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا لیکن بعد میں مخالفین نے اقرار کیا کہ فتنہ کے بعد جماعت کی مضبوطی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس تقریر کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن صاحب نے 1974ء کے حوالہ سے کہی جانے والی اپنی ایک نظم پیش کی جس کا پہلا شعر ہے:

تمام شہر میں اِک حشر سا بپا دیکھا
گلی گلی میں روا ظلم ناروا دیکھا

اگلی تقریر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کی تھی جو 1974ء میں احمدیت کے خلاف اٹھنے والے فتنہ کے عینی شاہد بھی تھے۔ آپ نے اِس فتنہ کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور اسلامی کانفرنس کے بعد خلافت احمدیہ کے خلاف چلنے والی اِس تحریک کے روح رواں سیاسی لوگوں کے بدانجام کو بیان کیا جن میں بھٹو، شاہ فیصل، عیدی امین اور بعض دوسرے شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی قومی اسمبلی میں حاضری کے حوالے سے حضورؒ خود فرماتے ہیں کہ باون گھنٹے مجھ سے سوالات پوچھے گئے اور اِس دوران مَیں نے خدا کے فرشتوں کو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ جب ایک بار اُس زمانہ کے سپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق سے سوال کیا گیا کہ جس کارروائی کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، اُس کو پوشیدہ کیوں رکھا گیا ہے تو اُن کا جواب تھا کہ اگر وہ کارروائی دکھادی جائے تو آدھا ملک احمدی ہوجائے۔ فاضل مقرر نے احمدیوں کی قربانیوں کی داستانیں بھی بیان کیں اور احمدیوں پر مظالم توڑنے والوں کے بدانجام کا بھی ذکر کیا۔ اس تقریر کے بعد مکرم مجاہد جاوید صاحب نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی درج ذیل نظم اپنی خوبصورت آواز میں پیش کی:

عرفان کی بارش ہوتی تھی جب روز ہمارے ربوہ میں
اے کاش کہ جلدی لَوٹ آئیں وہ دن وہ نظارے ربوہ میں

اس اجلاس کی اگلی تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن و مبلغ انچارج یوکے کی انگریزی میں تھی جس کا موضوع 1984ء میں خلیفہ وقت کی ہجرت اور اُس کے ثمرات تھا۔ آپ نے اِس ہجرت کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے ضیاء الحق کی دشمنی کے اظہار اور مختلف واقعات سے اُس کے عملی اقدامات بیان کئے پھر ہجرت کے سفر کے دوران معجزانہ واقعات بھی بیان کئے اور پھر مباہلہ کے نتیجہ میں ضیاء الحق کی ہلاکت کا واقعہ بیان کیا۔ اس واقعے کی لیکھرام کی ہلاکت سے مماثلت کا بھی اظہار کیا کیونکہ دونوں واقعات میں قاتل کا سراغ نہیں مل سکا۔ آپ نے ہجرت کے بعد نہایت عظیم الشان ترقیات کو اختصار سے بیان کیا جن میں وقف نو سکیم کا اجراء، صد سالہ جوبلی کا انعقاد، قادیان کے تاریخی دورے کی کامیابی، مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا اجراء اور دیگر بے شمار سکیموں اور تحریکات کا اجراء شامل ہیں۔ تقریر کے اختتام سے قبل آپ نے خلافت خامسہ کی خصوصیات پر بھی مختصر روشنی ڈالی۔ قریباً اسی وقت لجنہ مارکی میں کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے بھی یہ پروگرام دکھانا شروع کردیا گیا۔

محترم امام صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چودھری منصور احمد صاحب نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی یہ نظم خوش الحانی سے پیش کی:

جو الٰہی جماعت کی تقدیر ہیں
ہم پہ بھی تو وہی ابتلا آگئے

اس کے بعد مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے اپنی انگریزی تقریر میں بیان کیا کہ آپ کو واقعۂ لاہور سے اگلے ہی دن لاہور پہنچنے کا اتفاق ہوا اور آپ دونوں مقامات پر گئے۔ دونوں جگہ آپ نے عینی شاہدین سے ملاقات کی اور اُن سے واقعات سنے۔ یہ سب لوگ نہایت غم کی کیفیت سے گزرنے کے باوجود ایمان کی دولت سے مالامال تھے۔ آپ کو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے یہ واقعہ سنایا کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر وہ ہر شہید کے گھر والوں سے تعزیت کرنے کے لئے گئے تو ایک ایسے گھر میں بھی گئے جن کا واحد کفیل شہادت کا رتبہ پاچکا تھا۔ حالات سن کر آپ آبدیدہ ہوگئے۔ اس پر اُس شہید کی سترہ سالہ بیٹی نے آپ کو تسلّی دینی شروع کی۔ یہی کیفیت دیگر جگہوں پر بھی نظر آئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دشمن کا کوئی ظلم کسی احمدی کو ایمان کی راہ میں ذرا بھی پیچھے نہیں ہٹاسکا۔ آپ نے شہدائے لاہور کے حوالے سے مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی ایک نظم بھی پڑھ کر سنائی اور ایک ویڈیو فلم کے ذریعے احمدیوں پر پاکستان میں ہونے والے مظالم اور احمدیوں کے جرأتمندانہ ردّعمل کی تصویر کشی بھی کی۔

اِس اجلاس کے آخری مقرر مکرم لطف الرحمٰن صاحب تھے جو احمدیہ مسجد ماڈل ٹاؤن میں کھیلی جانے والی دہشت گردی کی حرکت کے عینی شاہد تھے۔ آپ نے بیان کیا کس طرح مربی سلسلہ مکرم محمود احمد شاد صاحب آخری وقت تک بڑے حوصلے اور جرأت کے ساتھ کھڑے ہوکر احمدیوں کو ہدایات دیتے رہے اور نہتے احمدیوں نے اِس ظالمانہ حملے کے دوران کوئی واویلا نہیں کیا بلکہ اگر گولیوں کے چلنے کی آوازوں کے علاوہ کوئی آواز سنائی دیتی تو وہ کلمہ طیبہ کی اور دیگر دعاؤں کی تھی۔ حتیٰ کہ اس موقع پر کسی نے آواز دی کہ میڈیکل اور پیرامیڈیکل سٹاف میں سے اگر کوئی ہو تو مسجد کے ہال میں آجائے تو ایسے احمدی والہانہ انداز میں گولیوں کی بوچھاڑ کی پروا کئے بغیر مسجد میں چلے گئے اور اپنے زخمی بھائیوں کو طبّی امداد دینے لگے۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سٹیج ڈیزائن کا پس منظر بھی شہدائے احمدیت کو خراج عقیدت پیش کرنا ہی تھا۔ چنانچہ مسجد دارالذکر لاہور کے عکس کے ساتھ قرآن کریم کی جو آیت (سورۃ الاحزاب آیت 24) دی گئی ہے اُس کا تعلق بھی اسی مضمون سے ہے۔ آیت کا اردو اور انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے: ''مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے پورا کردکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منّت کو پورا کردیا اور اُن میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی''۔ بینر کے بائیں جانب ایک نظم کے چند اشعار بھی تحریر ہیں۔ پہلا شعر یوں ہے:

گلشن احمد کو مہکاتی ہے خوشبوئے شہید
اٹھ رہی ہے رشک سے ہر اک نظر سوئے شہید

اس نہایت ایمان افروز اجلاس کا اختتام مکرم صدر صاحب مجلس اور محترم امیر صاحب کے مختصر خطابات سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں اور پھر کھانا پیش کیا گیا۔

اجتماع کا تیسرا دن

اتوار 3 ر اکتوبر 2010ء کو صبح پانچ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم ظہیر احمد خان صاحب استاذ الجامعہ نے درس حدیث دیا۔

قریباً دس بجے آج پہلا اجلاس شروع ہوا جس میں تقریر اور حفظ قرآن کے مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ اس کے بعد وصیت فورم منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ نے کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال اجتماع کے موقع پر اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ صف دوم کے انصار وصیت کرنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات بھی محترم امام صاحب نے پڑھ کر سنائے مثلاً ''ایمانداری کی مہر اُس پر لگے گی جو اِس نظام میں شامل ہوتا ہے''۔ ''یہ نظام طیب اور خبیث کے گروہوں میں فرق ہے۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اُن کی پردہ دری ہوگی''۔ ''اس کام میں سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار ہوں گے''۔ ''اس نظام کا حصہ بنو گے تو بہشتی زندگی پاؤ گے''۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب استاذ الجامعہ کی تھی۔ آپ نے بھی وصیت کے حوالے سے حضور انور کی خواہش کو بیان کرنے کے بعد مختلف وساوس اور اُن کے علاج کا ذکر کیا جو کسی انسان کے وصیت کرنے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے دعاؤں کا بھی ذکر کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد لجنہ مارکی سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کو براہ راست انصار مارکی میں بھی سنایا اور کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ دکھایا گیا۔

(حضور انور کے اس خطاب کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوچکا ہے)۔

اس کے بعد انصار مارکی میں وصیت کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔ بعد ازاں محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے مختلف مقابلوں میں دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اس طرح یہ اجلاس بھی اختتام پذیر ہوا۔ اور پھر کھانے کا وقفہ ہوا۔

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں جس کے بعد تلاوت قرآن کریم سے اجتماع کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا پھر تمام انصار نے حضور انور کی نیابت میں انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں نظموں کے بعد محترم چودھری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ امسال حاضرین کی تعداد 1600 سے زیادہ ہے جو کہ گزشتہ سال 1400 تھی۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی اور علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور دوران سال مجموعی طور پر بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس اور ریجن کے زعماء کرام نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اپنے اختتامی خطاب میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روایات میں سے انتخاب پیش فرمایا جو رجسٹر روایات صحابہ سے لی گئی تھیں۔

(حضور انور کے اختتامی خطاب کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوچکا ہے)۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع کے حوالہ سے اہم بات یہ بھی ہے کہ تینوں روز موسم نہ صرف ابر آلود رہا بلکہ شدید بارش بھی ہوئی جس کی وجہ سے اگرچہ ورزشی مقابلہ جات پر اثر پڑا تاہم احباب نے مکمل نظم وضبط کے ساتھ علمی اور تربیتی پروگرام سے بھرپور استفادہ کیا اور اللہ کے فضل سے حاضری پر کوئی منفی اثرات بھی مرتب نہیں ہوئے۔ الحمدللہ

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

دجّال کے ''کانا'' ہونے سے مراد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجّال کانا ہوگا۔ ایک آنکھ بالکل نہ ہوگی اور دوسری میں گُل ہوگا۔ یہ ایک نہایت باریک استعارہ ہے۔ یعنی اس کی ایک آنکھ (قرآن کی آنکھ) تو بالکل نہ ہوگی۔ اس طرف سے تو وہ بالکل اندھا اور کَالْمَیّت ہوگا اور دوسری توریت والی سو وہ بھی کانی ہوگی۔ اس میں بھی گُل ہوگا یعنی اس کی تعلیم پر بھی پورے طور پر کاربند نہ ہوں گے۔

چنانچہ واقعہ نے کیسا صاف بتا دیا ہے کہ یہ اسی طرح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کیسی صاف طور سے پوری ہوئی ہے۔

عیسویت کے ابطال کے واسطے تو ایک دانا آدمی کے لئے یہی کافی ہے کہ ان کے اس عقیدہ پر نظر کرے کہ خدا مر گیا ہے۔ بھلا کوئی سوچے کہ خدا بھی مرا کرتا ہے۔ اگر یہ کہیں کہ خدا کی روح نہیں بلکہ جسم مرا تھا تو ان کا کفارہ باطل ہوجاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 214۔ جدید ایڈیشن)

بقیہ: کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام از صفحہ 2

ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے صرف سن رکھا تھا کہ یہاں پر ایک احمدی مشنری تبلیغ کرتا ہے۔ جب مَیں ان سے ملنے گیا اور دروازے پر دستک دی تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی۔ ملتے ہی کہنے لگے کہ آپ احمدی مشنری ہیں۔ اور اپنے دوستوں سے کہا کہ یہ سچے لوگ ہیں کبھی ان کے راستے میں حائل نہ ہونا اور کبھی ان کو نہ روکنا۔ اس کے بعد انہوں نے ڈش انٹینا دکھایا جس پر MTA کے پروگرام وہ دیکھتے ہیں۔ کہنے لگے ایم ٹی اے پر کوئی عربی پروگرام ایسا نہیں جو مَیں نہ دیکھتا ہوں۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور یہی لوگ سچ پر قائم ہیں۔ ان کی اس گواہی کے بعد اب اس علاقہ میں تبلیغ میں بہت سہولت پیدا ہوگئی ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ:جلسہ سالانہ تنزانیہ از صفحہ نمبر 16

دوسری اور تیسری پوزیشن لینے والے صوبوں کے عہدیداران کوانعامات دیئے۔

تقسیم انعامات کے بعد پاکستان کے ہائی کمشنر جناب تجمل الطاف صاحب نے حاضرین کوایڈریس کیا۔اور کہا کہ مَیں بہت مشکور ہوں کہ مجھے اس جلسہ میں مدعوکیا گیاہے۔تنزانیہ کےعوام کےساتھ اس جلسہ کےحوالہ سے یہ میرا پہلا رابطہ ہے۔مَیں جماعت احمدیہ کی علمی ،تبلیغی اور تربیتی میدانوں میں جومساعی اورجدوجہد ہےاس سے بہت متأثر ہوا ہوں۔

اس کے بعد محترمہ شمیم خان صاحبہ سابق ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ نے علم روحانی اورعلم دنیاوی دونوں میں ترقی کی ہے۔اوراس بات نے میری خوشی میں اضافہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ میں عورتوں کی تعلیم وتربیت کی طرف بہت توجہ دی جاتی ہے۔

اس کے بعد ایک تیسرے مہمان جناب ڈاکٹر عمر ایوب صاحب جوکونسل آف پیس تنزانیہ (Council of Peace-Tanzania) کے جنرل سیکرٹری ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دین امن اور محبت کا پیغام ہےاس لئے ہر دین کی عزت کرنی چاہئے۔

اس کے بعدمکرم بکری عبیدی کلوٹا صاحب مبلغ سلسلہ نے ’’حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کاعشق رسول اور آپ کی سچائی کی دلیل‘‘ کےعنوان پرتقریرکی۔

آخر میں مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا کہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ خداتعالیٰ سے محبت کریں۔دنیا کی محبت خداتعالیٰ سے ہٹا نہ دے۔آپ نے مزید کہا کہ تقویٰ کا مطلب ہے ہر برائی کو چھوڑنا اور ہر چیز کو چھوڑ کر خداتعالیٰ کے راستہ کواختیار کرنا۔آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ متقی سے محبت کرتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے جلسہ پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان کاشکریہ ادا کیا۔واپس جانے والوں کونصائح کیں اوردعا کی کہ وہ سلامتی سے اپنے اپنے گھروں کوجائیں۔

اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کےفضل سے 187 جماعتوں کے 1800 احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی ۔تنزانیہ کے علاوہ برطانیہ،فرانس، پاکستان، ملاوی،موزنبیق اور برونڈی سے بھی احباب اس میں شامل ہوئے۔

اخبارات میں کوریج

تمام ٹیلی ویژن سٹیشنوں نے اورریڈیواوراخبارات نے اس جلسہ کی مکمل کوریج کی ۔قریباً سب اخبارات نے جلسہ کی خبریں شائع کیں۔چندایک کاخلاصہ درج ذیل ہے۔

۞...... اخبار Mwananchi نے 27/ستمبر 2010ء کی اشاعت میں لکھا:

مکرم امیر صاحب تنزانیہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر کہا کہ جماعت احمدیہ نے Kitonda میں ایک سیکنڈری سکول بنانا شروع کیا ہے۔اور یہ سکول آئندہ سال جنوری تک مکمل ہوجائے گا۔اورآپ نے یہ بھی بتایا کہ اس سکول میں کمرشل مضامین پڑھائے جائیں گے۔اوراس سکول میں تمام مکتبۂ فکر کے طلباءکوداخلے کے لئے آزادی ہوگی۔یادرہے کہ یہ سول Self Help کی سکیم کے تحت بنایا جارہا ہے۔اسی طرح ایک ڈسپنسری بھی یہاں بنائی جارہی ہے۔

(اخبار Mwananchi نے 27/ستمبر 2010ء)

۞......اخبار گارڈین 27/ستمبر 2010ء میں جو خبرشائع ہوئی اس کاترجمہ یہ ہے:

صحیح مسلمان کبھی بھی Suicide بمبنگ کوسپورٹ نہیں کرسکتے۔

جماعت احمدیہ کے امیر ومشنری انچارج طاہر چوہدری صاحب نے دنیا کےمختلف ممالک میں کئے جانے والی SuicideBombing کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی ذی شعوراوراسلامی تعلیمات سے واقفیت رکھنے والا مسلمان اس قسم کے حملوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرسکتا اور نہ کبھی ان میں شامل ہوسکتا ہے۔

ہفتہ کے روز دارالسلام میں منعقدہ 41ویں جلسہ سالانہ کےموقعہ پران خیالات کااظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہمیں اس چیز کادرس دیتی ہے کہ کس طرح ہمیں امن وسلامتی کے ساتھ رہنا چاہئے ۔ ہرسال منعقدہ جلسہ سالانہ میں ملک بھر کےمختلف ریجنوں سے کم وبیش 3000 لوگ موجود تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ دنیا کے تمام مذاہب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا پیغام دیتے ہیں اور دہشت گردی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اکثر لوگ جو اسلام کے نام پر اس طرح کے کاموں میں ملوث ہیں ان کے اپنے مفادات اوردیگروجوہات شامل ہوتی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم کسی بھی قسم کی تخریب کاری کو جائزنہیں سمجھتے اوراس زمانہ میں تلوار کے جہاد کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہم احمدی لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی جھگڑے کی ترغیب نہیں دیتے بلکہ امن وانصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ دوسروں کے ذہنوں اور مذہب کو قوت کے بل بوتے پرتبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

جلسہ سالانہ کے بارہ میں خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا ایک بڑا مقصد احباب جماعت کی باہم ملاقات کے علاوہ ممبران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا اور یہ کہ جماعت اورملک کی ترقی کے لئے ہرممکن تعاون کرنا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جماعت احمدیہ نےکئی مقامات پرپانی کے کنویں لگائے ہیں۔ ڈڈومہ،مٹوارا، کبیٹی ،مورو گورو اورٹبورا میں لگائے جاچکے ہیں۔اس کےعلاوہ سیکنڈری سکولز اورکلینک بھی زیرتعمیر ہیں۔

(اخبار گارڈین انگریزی 27/ستمبر 2010ء)

۞......اخبار نے اپنی 24/ستمبر 2010ء کی اشاعت میں لکھا کہ:

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ اپنا 41واں جلسہ سالانہ منعقد کررہی ہے جس میں ملک کے طول وعرض سے ممبران جماعت شرکت کریں گے۔

مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ سالانہ 24/ستمبر سے شروع ہوگا جو کہ Kitonga Dar میں منعقد کیا جائے گا۔ یہ جگہ دارالسلام سے چندمیل کے فاصلہ پر ہے۔آپ نے کہا کہ اس جلسہ میں علماءکرام امن،حقوق اللہ اورحقوق العباد جیسے موضوعات پرتقاریرکریں گے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ تنزانیہ میں جماعت 1934ء میں رجسٹر ہوئی تھی اور جماعت نے ملک کی ترقی میں ہمیشہ مثبت رول ادا کیا ہے۔ نیز جماعت احمدیہ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ نے سب سے پہلے 1953ء میں قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا شائع کیا۔

۞......اخبار Mazalendo نے 26/ستمبر 2010ء کی اشاعت میں لکھا:

جماعت احمدیہ کو ووٹ کی اہمیت یاد کرواتے ہوئے مکرم Kirimbe Ng,Ende جو کہ CCM پارٹی کے جنرل سیکرٹری صاحب کے نمائندہ تھے نے افراد جماعت کوووٹ کی اہمیت اوران کے آئینی حق کے بارہ میں بتایا۔یادرہے CCM آزادی سے لے کر آج تک رولنگ پارٹی ہے۔ نیزممبران جماعت کوصحت،سکول،سوشل سروسز اورکتب کی اشاعت کے میدان میں خدمت کرنے پرمبارکباددی۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ ووٹ اس کو دیں جو ووٹ کا اہل ہو۔اورجس کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے وہ ضرور ووٹ کاسٹ کرے۔مگر کاسٹ اس کےحق میں کرے جس کووہ سمجھے کہ یہ واقعی ملک کی ترقی کے لئے کام کرے گا۔

اس پرامیر صاحب نے ممبران کو بتایا کہ جماعت بصورت جماعت کسی خاص پارٹی کی حمایت نہیں کرتی ۔ ہر ایک کا اپنا اپنا نظریہ ہےاوراپنی رائے سے ووٹ کاسٹ کرے۔لیکن جماعت حکومت وقت کی اطاعت کرتی ہے اوراس سےتعاون کرتی ہے۔

(اخبار Mazalendo ، 26/ستمبر 2010ء صفحہ 2)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنےفضل سےاس بابرکت جلسہ کے تبلیغ وتربیت کے میدان میں دور رس نتائج اوراثرات ظاہرفرمائے۔آمین

۞۞۞۞۞۞۞

جماعتِ احمدیہ پرتگال کےنویں جلسہ سالانہ کاانعقاد

(سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ پرتگال)

مورخہ 9 ، 10 اکتوبر2010ء بروز ہفتہ واتوار جماعتِ احمدیہ پرتگال کانواں جلسہ سالانہ Serra da Luz میں واقع نمازسنٹر میں منعقد ہوا۔حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کی بطورافسر جلسہ سالانہ اور مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مربی سلسلہ کی بطورافسر جلسہ گاہ کے منظوری عطافرمائی۔

مورخہ 25/ستمبر کوجلسہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں جلسہ کا پروگرام تشکیل دیا گیا اور تمام شعبہ جات کو ضروری ہدایات دی گئیں۔جلسہ سےقبل خدام نے وقارِعمل کے ذریعہ نمازسنٹر کی صفائی کا انتظام کیا۔جلسہ گاہ میں خوبصورت سٹیج تیارکیا گیااورمختلف بینرزآویزاں کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز مؤرخہ 9 /اکتوبر کو نمازِ تہجد باجماعت سے ہوا۔ ظہروعصر کی نمازوں کی ادائیگی کےفوراً بعد دو بج کر چالیس منٹ پرمکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ وصدر جماعتِ احمدیہ پرتگال کی صدارت میں جلسہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ نے افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کےالفاظ میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اوراس کےاغراض ومقاصد کوبیان کیا۔

افتتاحی تقریر کے بعدمکرم سیدمحمدعبداللہ ندیم صاحب نائب امیر ومشنری انچارج جماعتِ احمدیہ سپین نے جو جماعتِ احمدیہ سپین کی نمائندگی میں اس جلسہ میں شامل ہوئے تھےحضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے الہام ’’مَیں تیری تبلیغ کوزمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کی روشنی میں احبابِ جماعت کودعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی ۔ بعدازاں دعا کے ساتھ پہلے اجلاس کااختتام ہوا۔

شام چار بج کر بیس منٹ پرمکرم حاجی خالد محمود صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم وتربیت کی صدارت میں دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔تلاوتِ قرآنِ کریم اورقصیدہ کے بعد دوسرے اجلاس میں ’’حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول ﷺ‘‘، ’’تحریکِ جدید کی اہمیت اوراس کے مطالبات‘‘ اور’’نمازکی اہمیت‘‘ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ دوسرے اجلاس کی تمام تقاریر اردو زبان میں تھیں۔تقاریر کےدوران نظمیں بھی پیش کی جاتی رہیں۔

رات کے کھانے کے بعد آٹھ بج کرتیس منٹ پر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکےادا کی گئیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعددرسِ حدیث ہوا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد باجماعت سے ہوا۔دس بج کردس منٹ پرمکرم آصف پرویز ملہی صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ پرتگال کی صدارت میں جلسہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔تلاوت اورنظم کے بعد’’حضرت محمد ﷺ کاغیرمسلموں سےحسنِ سلوک‘‘’’جماعتِ احمدیہ کی انسانیت کےلئےخدمات‘‘ کےعنوانات پرپرتگیزی زبان میں تقاریرہوئیں۔

دوپہر بارہ بجےمکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ وصدر جماعتِ احمدیہ پرتگال کی صدارت میں جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد تین پرتگیزی مہمانوں Senhora Verra , Senhora Sozana Gomes , Senhor Dr. Avelino Rodregues نے اپنے نیک جذبات کااظہارکیا۔

مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب مبلغ سلسلہ نے اختتامی تقریر کی جس میں انہوں نے ’’اسلامی معاشرہ‘‘ کے موضوع پرتقریرکرتے ہوئے قرآنِ کریم اوراحادیث نبویہ کی روشنی میں اسلام کی پیار ومحبت اور امن کی خوبصورت تعلیم کو پیش کیا۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔اس جلسہ میں 185افرادشامل ہوئے۔

۞۞۞۞۞۞

سُود درسُود

ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے کہ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً(آل عمران:131) کی ممانعت ہے۔حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

’’یہ بات غلط ہے کہ سُود درسُود کی ممانعت کی گئی ہےاورسُود جائزرکھا ہے۔شریعت کا ہرگز یہ منشاءنہیں ہے۔ یہ فقرہ اسی قسم کا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ درگناہ مت کرتے جاؤ۔اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔ اس قسم کا روپیہ جو کہ گورنمنٹ سے ملتا ہے وہ اسی حالت میں سُود ہوگا جبکہ لینے والا اس خواہش سے روپیہ دیتا ہے کہ مجھ کوسُود ملے۔ورنہ گورنمنٹ جواپنی طرف سے احساناً دیوے وہ سُود میں داخل نہیں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم ۔ صفحہ 167۔ جدید ایڈیشن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت ملک مولابخش صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/اکتوبر 2008ء میں حضرت ملک مولابخش صاحبؓ کے بارہ میں مختصر مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت ملک مولابخش صاحبؓ اندازاً 1879ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حضور علیہ السلام کی پہلی زیارت مباحثہ آتھم کے دوران 1893ء میں امرتسر میں کی۔ 1899ء میں آپ بیمار ہوگئے اور بغرض علاج حضرت مولانا نورالدینؓ کی خدمت میں قادیان پہنچے اور عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سل کا مرض ہے جو لاعلاج ہے۔ اس پر حضرت مولانا صاحبؓ نے بڑے جوش سے کہا کہ حکیموں کے بادشاہ نے فرمایا ہے لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کی تجویز فرمودہ دوا کے استعمال سے آپ دو ہفتہ میں شفایاب ہوگئے۔ امرتسر میں حضرت ڈاکٹر عباداللہ صاحبؓ آپ کے محلّہ میں رہتے تھے۔ آپ نے اُن سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب لے کر مطالعہ شروع کیا۔ جب ''شہادۃ القرآن'' پڑھی تو دل سے احمدی ہوگئے اور دسمبر 1900ء کے سالانہ جلسہ پر حضورؑ کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔ پھر کئی بار آپؓ کو قادیان جاکر حضورؑ سے روحانی فیوض اٹھانے کا موقع ملا۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ 1903ء میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے کابل میں سنگسار ہونے کے فوراً بعد ہم قادیان گئے تو مغرب کی مجلس کے بعد اس کا تذکرہ تھا۔ غالباً احمد نور صاحب کابلی آئے تھے اور انہوں نے حالات سنائے تھے۔ حضور کو سخت صدمہ تھا۔ حضور نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ایک کتاب لکھیں گے۔ مجھے چونکہ حضور کے فارسی اشعار سے بہت محبت ہے میں نے عرض کیا حضور کچھ فارسی اشعار بھی ہوں۔ حضور نے جھٹ فرمایا: نہیں ہمارا مضمون سادہ ہوگا لیکن جب کتاب تذکرۃ الشہادتین شائع ہوئی تو اس میں ایک لمبی پُر درد فارسی نظم تھی۔ مجھے اس وقت خیال آیا کہ کیسے پاک لوگ ہیں اپنے ارادہ سے نہیں بلکہ صحیح ربانی تحریک کے ماتحت کام کرتے ہیں ورنہ ان کو شعر گوئی سے کوئی نسبت نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آخری سفر دہلی سے واپسی پر 9 نومبر 1905ء کی صبح کو امرتسر میں ایک لیکچر دیا جس میں مخالفین نے ہنگامہ آرائی کی۔ حضرت ملک صاحبؓ بھی وہاں موجود تھے۔

1934ء میں آپؓ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم پر نائب ناظر مال مقرر کئے گئے۔ ازاں بعد حضورؓ نے آپ کو اراضیات سندھ کی نگرانی کے لئے بھجوایا جہاں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد آپ بیمار ہوگئے۔ طبیعت سنبھل جانے پر قادیان آگئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ناظم جائیداد کی خدمت سپرد فرمائی جس پر آپؓ آخر عمر تک فائز رہے۔

آپؓ بہت زندہ دل خوش مزاج بزرگ تھے۔ قرآن عظیم کے مطالعہ اور اس پر غور وتدبر کرنے کا بہت شوق تھا۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر ذہن میں آتی اسے نوٹ کرلیتے۔ ''الفضل'' اور ''ریویو آف ریلیجنز'' انگریزی میں آپ کے کئی مضامین چھپے ہوئے ہیں۔ ہومیوپیتھی دوائیں گھر میں رکھتے اور مفت دیا کرتے۔ آپ کے اخلاق میں تحمل، ملنساری، جرأت، اصابت رائے اور موقع شناسی کے اوصاف بہت نمایاں تھے۔ ماتحت عملہ سے عمدہ سلوک تھا۔ بہت اچھے دوست اور دوستوں کے لئے قربانی کا مادہ رکھتے تھے۔ عرصہ تک عدالتوں میں کام کرنے کے باعث مروّجہ قانون سے خوب واقف تھے، ڈرافٹ تیار کرنے اور خلاصہ نکالنے میں ماہر تھے اور اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں اپنے سامنے اپیلیں پیش کرنے کا فریضہ بھی سونپ رکھا تھا۔ غیر احمدی اور ہندو وکیل بھی آپ کے مداح تھے۔

آپؓ نے 27/اکتوبر 1949ء کو سیالکوٹ میں وفات پائی اور قبرستان سائیں مونگا ولی میں امانتاً دفن کئے گئے۔

حضرت چودھری سلطان علی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13/نومبر 2008ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت چودھری سلطان علی صاحب کھوکھرؓ کا مختصر ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت چودھری سلطان علی صاحب ولد ملک احمد خان صاحب ضلع گجرات کے گاؤں کھوکھر غربی کے رہنے والے تھے۔ آپ قریباً 1875ء میں پیدا ہوئے۔ گاؤں کے نمبردار تھے بعد میں ذیلدار بنے۔ 1902ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی توفیق پائی اور ساری زندگی احمدیت کی تبلیغ میں کوشاں رہے۔

آپ کی ایک روایت یوں ہے کہ ہم قادیان گئے۔ میرے ماموں ملک برکت علی صاحب امیر جماعت گجرات بھی ساتھ تھے۔ حضورؑ اور ہم سیر کے لیے نکلے جہاں آج کل ہائی سکول ہے وہاں جاکر حضور نے بتلایا کہ.... اس جگہ سکول ہوگا۔

7/مارچ 1907ء کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا ''پچیس دن''۔ یا یہ کہ ''پچیس دن تک''۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ 31/مارچ کو قریباً 3 بجے دوپہر ایک شہاب ثاقب ٹوٹا جو ملک کے طول وعرض میں دیکھا گیا، حضور نے اپنے اس الہام اور نشان کا ذکر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور ساتھ ہی بعض صحابہؓ کے خطوط بھی بطور تصدیق درج کیے ہیں۔ آپؓ کا ذکر یوں درج ہے: (23) یکم اپریل 1907ء سلطان علی نمبردار۔ کھوکھر ضلع گجرات 31 مارچ کو نہایت ہولناک نظارہ آگ کا آسمان پر دیکھا گیا، سبحان اللہ کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوگئی۔

آپؓ اپنے علاقہ میں جماعت کے روح رواں تھے۔ محترم ناظر صاحب مال قادیان 1929ء کی ایک رپورٹ میں آپ کی خدمات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

آپؓ کے والد محترم ملک احمد خان صاحب نے 3/اگست 1947ء کو بعمر 120 سال وفات پائی اور اس کے ایک دوسال بعد آپ کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ نے وفات پائی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ دفن تو گاؤں میں ہی ہوئیں لیکن یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔

حضرت چودھری سلطان علی صاحبؓ گوکہ مضبوط جسم اور اچھی صحت رکھنے والے تھے لیکن آخری عمر میں دل کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے اور 13/نومبر 1960ء بروز اتوار 85 سال کی عمر میں سول ہسپتال گجرات میں وفات پائی۔ آپؓ ایک نیک، راست باز اور احمدیت کے بڑے شیدائی تھے، حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ والہانہ محبت تھی اور آپ کے ذریعہ ہی کھوکھر غربی میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور آپ ساری عمر اسی پودے کی آب پاشی میں کوشاں رہے۔ اپنے علاقے میں نہایت بارسوخ اور بااخلاق انسان مشہور تھے۔ اپنے پیچھے چھ لڑکے اور چھ لڑکیاں چھوڑیں۔

جامعہ احمدیہ سے جڑی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/اکتوبر 2008ء میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد سابق ہیڈماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے اپنے مضمون میں جامعہ احمدیہ کے حوالہ سے اپنی یادوں کو قلم بند کیا ہے۔

خاکسار کا آبائی وطن محبوب نگر آندھرا پردیش ہے۔ والد مکرم برہان الدین صاحب مرحوم جب پولیس کی سروس سے ریٹائر ہوئے تو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و چنتہ کنٹہ کے بیڑی کے کارخانہ میں بطور کلرک ملازم ہوگئے اور اس دوران ہی قبول احمدیت کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار پانچویں جماعت تک تعلیم پانے کے بعد پڑھائی ترک کرچکا تھا۔ محترم سیٹھ صاحب نے ہم تین بچوں کو قادیان میں تعلیم کے لئے بھجوانے کا پروگرام بنایا اور جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1950ء میں ہمیں قادیان چھوڑ گئے۔ ان دنوں تعلیم الاسلام سکول اپنی ابتدائی حالت میں صرف چوتھی کلاس تک تھا۔ اس لئے خاکسار کو چوتھی کلاس میں داخلہ ملا۔ 1954ء میں جب میں آٹھویں کلاس میں تھا تو مدرسہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ پہلی کلاس چار طلباء پر مشتمل تھی۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد، محمد ولی الدین صاحب، عبداللطیف صاحب ملکانہ، سید بشیرالدین صاحب سونگڑوی۔ اور اس پہلی کلاس کے واحد استاد محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی تھے جو بڑی محنت سے باری باری سارے مضامین پڑھاتے تھے۔ پھر ہر سال طلبہ اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ اس وقت جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے صرف قرآن مجید اور اردو پڑھنا لکھنا کافی سمجھا جاتا تھا۔ 1970ء تک مدرسہ احمدیہ کا نصاب پرانا چارسالہ ہی تھا جو تقسیم ملک سے قبل مقرر تھا۔ اس کورس کی تکمیل کے بعد دوسال مولوی فاضل کا نصاب پڑھایا جاتا تھا جو پنجاب یونیورسٹی چندی گڑھ میں مقرر تھا۔ مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت میں ہم دو طلبہ پاس ہوئے اور پھر دوسال مولوی فاضل کا نصاب پڑھا اور 1960ء میں مولوی فاضل پاس کیا۔ اس کے بعد خاکسار جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا کورس مکمل کرکے 1963ء میں بطور مربی سری نگر کشمیر میں متعین رہا۔ بعدازاں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں 1965ء سے جولائی 1999ء تک 34 سال تدریس کا موقعہ ملا۔

محترم میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی خصوصی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی معیار بلند کیا جائے لہٰذا 1970ء میں خاکسار کو بطور نمائندہ ربوہ بھیجا گیا اور ایک کمیٹی نے کئی دن کے باہم مشورہ سے چھ سالہ نصاب مرتب کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے منظوری حاصل کی۔

مدرسہ احمدیہ میں ابتداءً صرف بورڈنگ میں رہائش کا انتظام ہوا کرتا تھا اور سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈماسٹر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل ہی تھے۔ دو وقت لنگرخانہ سے کھانا ملتا۔ مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت بھی وہی پرانی اور کچی تھی جو تقسیم ملک سے قبل تعمیر شدہ تھی۔ کمروں میں بجلی کے صرف بلب لگائے جاتے۔ گرمیوں میں پنکھوں کا انتظام نہیں تھا۔ شدید گرمی کے وقت آخری جمعرات کی چھٹی میں تتلے کی نہر میں صبح سے شام تک تیراکی ہوتی۔ اس کے علاوہ رنگ و والی بال کی گیمز ہوتیں۔ مقامی DAV سکول اور خالصہ سکول نیز قادیان کی لوکل ٹیموں کے ساتھ مقابلے بھی ہوتے۔ اگرچہ بہت سی سہولیات سے ہم محروم تھے لیکن حالات کی جفاکشی اور فاقہ مستی نے ہمیں اپنے مقصد حصول تعلیم سے ہرگز بددل نہیں کیا۔ بلکہ یہ مشکلات ہمارے لئے مہمیز کا کام دیتی رہیں۔

1956ء میں لاہور میں ہند پاک کرکٹ میچ ہورہا تھا جسے دیکھنے کے لئے ایک ہفتہ کے لئے پرمٹ جاری ہوئے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم چار پانچ طلباء نے لاہور سے ہوتے ہوئے ربوہ پہنچ کر حضرت المصلح الموعودؓ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد کئی سالانہ جلسوں اور اجتماعات میں ربوہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ مارچ 2008ء میں شامل اشاعت ڈاکٹر امۃ الرحمٰن احمد غزل صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

سوسال مبارک ہوں، خلافت ہو مبارک
مہدی کے زمانے کی صداقت ہو مبارک
چلتے ہیں ترے لوگ ترے نقش قدم پر
آسان ہوئی ہم پر یہ مسافت ہو مبارک
ایمان سے افروز ہوئے ہم سے گناہ گار
اس حال میں آئے جو قیامت، ہو مبارک
قربانئ احوال ہے یہ جاں کو لٹا دیں
آقا تجھے یہ پاک جماعت ہو مبارک

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

24th December 2010 – 30th December 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 24th December 2010

00:00 MTA World News & Khabranama
00:30 Tilawat
00:45 Insight & Science and Medicine Review
01:20 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th October 1995.
02:30 Historic Facts
03:00 MTA World News & Khabranama
03:55 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1995.
05:00 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Historic Facts
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:45 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:50 Siraiki Service
09:20 Rsh-e-Huda
10:50 Indonesian Service
11:45 Tilawat
11:55 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
14:05 Dars-e-Hadith
14:20 Bengali Service
15:25 Real Talk
16:15 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Friday Sermon [R]
17:35 Seerat-un-Nabi (saw)
18:10 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:45 Science and Medicine Review & Insight
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday 25th December 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:25 Tilawat
00:35 International Jama'at News
01:05 Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th October 1995.
02:15 MTA World News & Khabarnama
02:45 Friday Sermon: rec. on 24th December 2010.
03:50 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 International Jama'at News
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:45 Huzoor's Jalsa Salana Address
08:25 Yassarnal Qur'an
08:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 4th September 1996.
09:40 Friday Sermon [R]
10:50 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:45 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:45 Bangla Shomprochar
14:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Rah-e-Huda
17:55 MTA World News
18:10 Yassarnal Qur'an [R]
18:30 Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:45 Friday Sermon [R]

Sunday 26th December 2010

01:00 MTA World News & Khabarnama
01:35 Tilawat
01:45 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st October 1995.
02:50 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:10 Friday Sermon: rec. on 24th December 2010.
04:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:30 Zinda Log
07:50 Faith Matters
08:55 Huzoor's Jalsa Salana Address
09:55 Indonesian Service
10:55 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 11th January 2008.
12:05 Tilawat
12:20 Yassarnal Qur'an
12:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Bengali Service
14:00 Friday Sermon [R]
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 MTA Variety
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:10 Ashab-e-Ahmad

Monday 27th December 2010

00:05 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:10 International Jama'at News
01:40 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
01:55 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st November 1995.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:40 Friday Sermon: rec. on 24th December 2010.
04:55 Faiths Matters
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:45 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st March 1999.
10:05 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 15th October 2010.
11:05 MTA Variety
11:45 Tilawat
11:55 International Jama'at News
12:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 18th March 2005.
15:00 MTA Variety [R]
15:40 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:00 Rah-e-Huda
17:40 MTA World News
18:10 Arabic Service
19:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd November 1995.
20:15 International Jama'at News
20:50 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
21:55 MTA Variety [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:35 MTA World News & Khabarnama

Tuesday 28th December 2010

00:15 Tilawat
00:35 Insight & Science and Medicine Review
01:15 Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd November 1995.
02:25 Dars-e-Hadith
02:55 MTA World News & Khabarnama
03:30 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st March 1999.
04:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
05:15 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35 Science and Medicine Review & Insight
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 19th February 2010.
12:00 Tilawat
12:15 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:40 Science and Medicine Review & Insight
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V, on 5th November 2006.
14:55 Yassarnal Qur'an
15:20 Historic Facts
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Rah-e-Huda
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 24th December 2010.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:25 Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 29th December 2010

00:10 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:55 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th November 1995.
02:00 Learning Arabic
02:20 Yassarnal Qur'an
02:35 MTA World News & Khabarnama
03:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
03:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1995. Part 2.
04:25 MTA Variety
05:15 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Hadhrat, Khalifatul Masih V, on 5th November 2006.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Art Class: with Wayne Clements.
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25 MTA Variety
08:20 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:15 Question and Answer Session: recorded on 21st May 1995. Part 1.
10:30 Indonesian Service
11:30 Swahili Service
12:20 Tilawat
12:30 Zinda Log
12:50 Friday Sermon: rec. on 25th March 2005.
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Rah-e-Huda
16:30 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:45 Faith Matters
18:00 MTA World News
18:15 Arabic Service
19:25 Real Talk
20:05 MTA Variety [R]
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
21:55 Huzoor's Jalsa Salana Address
22:50 Friday Sermon [R]

Thursday 30th December 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Dars-e-Hadith
01:05 Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th November 1995.
02:35 MTA World News & Khabarnama
03:05 Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:30 Friday Sermon: rec. on 25th March 2005.
04:30 Art Class: with Wayne Clements.
05:00 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat
06:15 MTA Sports
07:05 Zinda Log
07:55 Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
09:00 Adaab-e-Zindagi
10:10 Indonesian Service
11:10 Pushto Service
11:40 Tilawat
12:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 24th December 2010.
14:05 Shotter Shondhane
15:25 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th January 1995.
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Yassarnal Qur'an
16:45 Faith Matters [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:20 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
23:20 Adaab-e-Zindagi

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 — Friday 17 December , 2010 — Issue No. 51

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے 41ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

تنزانیہ کے علاوہ برطانیہ، فرانس، پاکستان، ملاوی، موزنبیق اور برونڈی سے مہمانوں کی شرکت۔ مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ حکومتی پارٹی کے جنرل سیکرٹری کے نمائندہ اور دیگر غیر از جماعت معززین کی شمولیت اور حاضرین جلسہ سے خطاب میں جماعت کی امن پسندی اور اتحاد اور نظام جماعت کی تعریف۔ ملکی و مذہبی خدمات پر خراج تحسین۔

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی کوریج۔

(رپورٹ: فرید احمد تبسم ۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 41واں جلسہ سالانہ جماعتی احاطہ واقع کیٹونگا(Kitonga) دارالسلام میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کی جگہ اور احاطہ کو متعدد وقارعمل کے ذریعہ تیار کیا گیا۔ مختلف جماعتوں سے انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ کے گروپس نے وقارعمل میں حصہ لیا۔ اسی طرح مرکزی مسجد، مہمانوں کی قیام گاہوں وغیرہ کو تیار کیا گیا۔

جلسہ کے احسن رنگ میں انعقاد کے لئے مختلف ٹیمیں بنائی گئیں جنہوں نے خوش اسلوبی کے ساتھ یہ کام سرانجام دئے۔ جلسہ گاہ کے سٹیج کو بھی بڑی خوبصورتی کے ساتھ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ سے سجایا گیا۔ اور اس پردہ پر چھوٹے چھوٹے پرندوں کے جھنڈ بنا کر تصویری زبان میں اس الہام کا مفہوم ظاہر کیا گیا تھا۔ خوبصورت پھولوں نے اس اسٹیج کی خوبصورتی میں اور اضافہ کر دیا تھا۔

مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ جلسہ گاہ تیار کئے گئے۔ اور ان جلسہ گاہوں کو دھوپ اور بارش سے بچاؤ کے ساتھ ساتھ پردہ کے تمام اصولوں کو بھی مدنظر رکھا گیا۔ اور دونوں جلسہ گاہوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور تحریرات کو انگریزی، سواحیلی اور عربی میں خوبصورت بینرز پر لکھ کر آویزاں کیا گیا تھا۔ مہمانوں کی آمد کے لئے ایک گیٹ بنایا گیا اور اس گیٹ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے مزین کیا گیا۔ مہمانوں کی سہولت کے لئے مختلف سٹالز بھی لگائے گئے جن میں بک سٹال، اشیائے خورونوش کا سٹال وغیرہ شامل تھے۔ رجسٹریشن آفس کا اہتمام بھی کیا گیا۔ مردوں اور عورتوں کے لئے ہر دو جگہ ان دفاتر کا بندوبست کیا گیا تھا۔ اس انتظام کے مطابق ہر آنے والے مہمان کا نام رجسٹر کیا جاتا اور جلسہ میں شرکت کے لئے کارڈ دیا جاتا۔

پریس کانفرنس

جلسہ کی کوریج کے لئے جلسہ سے پہلے مختلف ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کی گئی جس میں جماعت کے تعارف کے علاوہ جلسہ کے بارہ میں معلومات دی گئیں۔ اس کانفرنس میں 18 الیکٹرونک اور پیپر میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی۔

معائنہ جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر ومبلغ انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے متعدد مرتبہ جلسہ گاہ کا معائنہ کیا۔ 19/ستمبر بروز اتوار کارکنان کو ان کے فرائض سے آگاہ کرنے کے لئے معائنہ رکھا گیا جس میں متعدد نصائح بھی کیں اور اپنی ڈیوٹیوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ، سٹیج، بیوت الخلاء اور لنگر خانہ کے انتظامات کا خاص طور پر معائنہ کیا گیا۔

کیٹونگا(Kitonga) کی جلسہ گاہ، دارالسلام سے 37 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ تمام مہمان مشن ہاؤس ہی پہنچتے تھے اور وہاں سے سپیشل منی بسوں اور کوچز کے ذریعہ ان کو جلسہ گاہ پہنچایا جاتا رہا۔ تقریباً 1800 مہمانوں نے اس سروس سے فائدہ اٹھایا۔

پہلا دن 24/ستمبر بروز جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر اور درس ہوا۔

مکرم امیر صاحب نے سواحیلی زبان میں خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی جس میں اللہ کے راستہ میں مالی قربانی کی تحریک کی۔

تین بجے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لندن سے براہ راست MTA کے ذریعہ سنا اور دیکھا گیا جو اُردو اور انگریزی میں نشر ہوا۔ خطبہ کے بعد سواحیلی زبان میں اس کا خلاصہ پیش کیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

تنزانیہ کے اکثر علاقوں میں چونکہ بجلی کی سہولت نہیں اس لئے احباب جماعت کے افادہ کے لئے اس دفعہ پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کا انتظام کیا گیا ۔ دوران خطبہ حاضرین کی محویت، محبت اور شوق سے خطبہ سننے اور دیکھنے کے نظارے بڑے دلفریب تھے۔ جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر اس قسم کا انتظام پہلی مرتبہ کیا گیا تھا جسے احباب نے بہت سراہا۔

ٹھیک چار بجے بعد دوپہر پرچم کشائی کی گئی۔ لوائے احمدیت مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے اور تنزانیہ کا جھنڈا مہمان خصوصی جناب کیرومبے شعبانی (KirombeShabani) نمائندہ جنرل سیکرٹری CCM (برسر اقتدار سیاسی جماعت) نے لہرایا۔ اس موقع پر فلک شگاف اور ولولہ انگیز نعرے احباب جماعت کی الفت اور جذبہ کی بھرپور عکاسی کرتے تھے۔ اس کے بعد مکرم طاہر محمود صاحب نے دعا کروائی۔ چھ خدام بطور گارڈز خصوصی یونیفارم میں ملبوس دھوپ اور گرمی کی پرواہ کئے بغیر ادب و احترام کے ساتھ لوائے احمدیت کی حفاظت کی ڈیوٹی کرتے رہے۔

پہلے اجلاس کی کارروائی

پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا سواحیلی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد معلم محمد حبیب صاحب نے سواحیلی زبان میں نظم پڑھی۔

اس کے بعد مہمان خصوصی جناب کیرومبے شعبانی (KirombeShabani) نمائندہ جنرل سیکرٹری CCM نے تقریر کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے امن، اتحاد اور نظام جماعت کی تعریف کی اور مزید کہا کہ تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات 76 سال سے ہیں۔ اس جماعت نے سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور بے شمار کتب دین اسلام کی خدمت کے لئے شائع کی ہیں۔ یہ خداتعالیٰ کے نیک بندوں کی جماعت ہے۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد جناب امیر صاحب تنزانیہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ اطاعت کا مطلب ہے کہ خداتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکامات کی دل وجان سے تعمیل کرنا اور اس کے نتیجہ میں روحانی لذت کا پیدا ہونا۔ آپ نے مزید کہا کہ اطاعت کی سب سے بڑی برکت خداتعالیٰ کی رضا ہے اور آپس میں اتحاد واتفاق ہے اور اس کی روشن مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں جنہوں نے اطاعت کی اعلیٰ اور زندہ مثالیں قائم کیں۔ اور آپ ؐ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام ہیں جنہوں نے اطاعت کی اعلیٰ اور روشن مثالیں قائم کیں۔ آپ نے خصوصاً حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے“۔

دوسرا دن 25/ستمبر بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی حسب روایت صبح نماز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔

پہلے اجلاس کی کارروائی ٹھیک نو بجے مکرم جناب شریف زین صاحب صدر مجلس انصاراللہ تنزانیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے سواحیلی ترجمہ کے بعد ایک نظم ہوئی جس کے بعد دو تنزانین مہمانوں اور دو پاکستانی مہمانوں مکرم سعید لون صاحب اور مکرم اقبال ڈار صاحب نے (جو دونوں لندن سے تشریف لائے تھے) اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب مبلغ سلسلہ ٹانگا نے ”تاریخ خلفائے احمدیت، خلفاء اور عہدیداران کی اطاعت کی برکات“ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد مکرم عبدالرحمٰن آمے صاحب نے ”خداتعالیٰ کے راستے میں خرچ کی برکات“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم حسن سیف ناکوچیمہ (Nakuchima) نے ”آج کی دنیا کے مسائل کا حل آنحضرت ؐ کے اخلاق فاضلہ ہیں“ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے ساتھ ہی نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حاضرین جلسہ نے کھانا کھایا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی تین بجے شروع ہوئی جس میں تمام ذیلی تنظیموں کے الگ الگ اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں تبلیغی وتربیتی امور پر بات چیت ہوئی اور ممبران نے مشورے دیئے کہ ہم کس طرح اپنی تنظیم کی کارکردگی بہتر بنا سکتے ہیں۔ تنزانیہ میں ریجن کی سطح پر ابھی ذیلی تنظیمیں فعال نہیں ہیں۔ فاصلے زیادہ ہونے اور بعض دیگر وجوہات کی بنا پر ان کی اجتماعی مساعی بہت کم ہیں۔ جلسہ کے موقع پر سب کو مل بیٹھ کر اپنے پروگراموں کو تشکیل دینے کا موقع ملا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

تیسرا دن 26/ستمبر بروز اتوار

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔

ٹھیک نو بجے جلسہ سالانہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عیدی موانگا (Dr.Iddi Mwanga) شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمود حمسین موبیرو نے تاریخ احمدیت تنزانیہ اور قوم کی رہنمائی کے لئے ہمارے فرائض کے موضوع پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد محترمہ Chiku Gallawa صاحبہ ڈپٹی کمشنر ضلع Temeke اور ایک اور مہمان نے تقریر کی۔ ان مہمانوں کی تقریر کے بعد مکرم آصف بٹ صاحب مبلغ سلسلہ ٹبورہ نے ”تبلیغ اور ہمارے فرائض“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبداللہ امبانگا (Abdullah Mbanga) صاحب نے ”قرآن کریم کی خاص صفات جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے“ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد خاکسار نے ”عورتوں کا اسلام میں مقام اور بچوں کی تربیت میں ان کے فرائض“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد دارالسلام کے اطفال نے ایک بہت پیاری نظم سواحیلی زبان میں پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ Mbeya نے ”جماعت احمدیہ میں نظام وصیت“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ بعدہ نماز ظہر وعصر پڑھی گئیں اور کھانا کھایا گیا۔

اختتامی اجلاس

ٹھیک تین بجے جلسہ کے تیسرے دن کے آخری اجلاس کی کارروائی مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ تنزانیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب تجمل الطاف صاحب پاکستانی ہائی کمشنر تھے۔ مہمان خصوصی نے تعلیمی میدان میں اول دوم اور سوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اور مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے تبلیغی میدان میں پہلی

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں